Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2006

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 55

شمارہ 42

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

25 رمضان 1427 ہجری 19 اِخاء 1385 19/ اکتوبر 2006ء

اخبار احمدیہ

قادیان 13/اکتوبر (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو رمضان المبارک میں خاص طور پر دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی۔

احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

توکل کرنے والے اور خدا کی طرف جھکنے والے کبھی ضائع نہیں ہوتے

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُہُمۡ وَاِذَا تُلِیَتۡ عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتُہٗ زَادَتۡہُمۡ اِیۡمَانًا وَّعَلٰی رَبِّہِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ۔ (سورۃ الانفال:۳)

ترجمہ:۔ مومن صرف وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ انکو ایمان میں بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر ہی توکل کرتے ہیں۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کے ستر ہزار لوگ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہونگے۔ یہ وہ لوگ ہونگے جو دوسروں کے عیوب کی تلاش میں لگے نہیں رہتے ،اور نہ ہی فال لینے والے ہونگے۔ بلکہ اپنے رب پر توکل کرنے والے ہونگے۔ (بخاری کتاب الرقاق باب یدخل الجنۃ سبعون الفا......)

☆......حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ غزوہ ذات الرقاع میں ہم حضورؐ کے ساتھ تھے ایک دن ہم ایک سایہ دار درخت کے پاس پہنچے ہم نے آنحضرتؐ کے آرام کے لئے اس کو منتخب کیا۔ اچانک ایک مشرک وہاں آپہنچا۔ جب آپؐ کی تلوار درخت سے لٹک رہی تھی اس نے تلوار سونت لی۔ اور کہا تم مجھ سے ڈرتے ہو یا نہیں۔ حضورؐ نے جواب دیا: نہیں۔ اس نے پھر کہا مجھ سے تمہیں کون بچا سکتا ہے آپ نے فرمایا: اللہ۔ اس پر تلوار اسکے ہاتھ سے گر پڑی۔ تو حضورؐ نے تلوار اٹھائی اور فرمایا کہ اب تمہیں کون بچا سکتا ہے۔ اس پر وہ کہنے لگا کہ آپ درگزر فرمادیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ وہ تھا بھی پکا مشرک۔ اس پر اس نے کہا: نہیں۔ لیکن میں آپ سے عہد کرتا ہوں کہ آپ سے کبھی لڑائی نہیں کرونگا اور نہ ان لوگوں کے ساتھ شامل ہونگا جو آپ سے لڑتے ہیں۔ اس پر آپؐ نے اسے چھوڑ دیا۔ وہ اپنے ساتھیوں سے جاملا اور ان سے کہنے لگا۔ میں تمہارے ہاں ایک ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو لوگوں میں سب سے بہتر ہے۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ ذات الرقاع)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''توکل کرنے والے اور خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والے کبھی ضائع نہیں ہوتے۔ جو آدمی صرف اپنی کوششوں میں رہتا ہے۔ اسکو سوائے ذلت کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہمیشہ سے سنت اللہ یہی چلی آتی ہے کہ جو لوگ دنیا کو چھوڑتے ہیں وہ اس کو پاتے ہیں۔ اور جو اس کے پیچھے دوڑے ہیں وہ اس سے محروم رہتے ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے وہ اگر چند روز مکر و فریب سے کچھ حاصل بھی کرلیں۔ تو وہ لاحاصل ہے۔ کیونکہ آخر ان کو سخت ناکامی دیکھنی پڑتی ہے۔ اسلام میں عمدہ لوگ وہی گزرے ہیں۔ جنہوں نے دین کے مقابلہ میں دنیا کی کچھ پرواہ نہ کی''۔ (بدر جلد ۶ / اگست ۱۹۰۷ ملفوظات جلد ۵ ص ۲۴۸)

''خدا تعالیٰ پر بھروسہ کے یہ معنے نہیں ہیں کہ انسان تدبیر کو ہاتھ سے چھوڑ دے بلکہ یہ معنے ہیں۔ کہ تدبیر پوری کر کے پھر انجام کو خدا تعالیٰ پر چھوڑے اس کا نام توکل ہے۔ اگر وہ تدبیر نہیں کرتا اور صرف توکل کرتا ہے تو اس کا توکل پھوکا (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگا اور اگر نری تدبیر کر کے اس پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ پر توکل نہیں ہے۔ تو وہ تدبیر بھی پھوکی (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگی۔ ایک شخص اونٹ پر سوار تھا آنحضرتؐ کو اس نے دیکھا تعظیم کے لئے نیچے اترا۔ اور ارادہ کیا کہ توکل کرے اور تدبیر نہ کرے۔ چنانچہ اس نے اونٹ کا گھٹنا نہ باندھا۔ جب رسول اللہ ﷺ سے مل کر آیا تو دیکھا کہ اونٹ نہیں ہے۔ واپس آکر آنحضرتؐ سے شکایت کی کہ میں نے توکل کیا تھا لیکن میرا اونٹ جاتا رہا۔ آپؐ نے فرمایا: کہ تو نے غلطی کی۔ پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھتا اور توکل کرتا تو ٹھیک ہوتا''۔ (بدر یکم مارچ ۱۹۰۴۔ ملفوظات جلد ۳ ص ۵۲۶)

اللہ کرے ہم دُعائیں کرنے والے ہوں اور ہماری دُعائیں قبولیت کا درجہ پانے والی ہوں اور ہماری دُعائیں عارضی نہ ہوں یہ نہ ہو کہ جب ہم مشکل میں ہوں تو دُعائیں کرنے والے ہوں اور بے چینی کا اظہار کرنے والے ہوں اور جب اللہ تعالیٰ اس مشکل سے نکال دے تو نمازوں کا بھی خیال نہ رہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز فرمودہ 13/اکتوبر 2006ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آج بھی میں دُعاؤں کے تعلق سے ہی مضمون آپ کے سامنے رکھوں گا۔ فرمایا ان دنوں رمضان کا مہینہ جاری ہے اور اب ہم آخری عشرہ میں داخل ہو رہے ہیں یہ وہ عشرہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ قبولیت دُعا کے نظارے پہلے سے بڑھ کر دکھاتا ہے اس میں ایک ایسی رات بھی ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خاص قرب سے نوازتا ہے۔ ایک احمدی کو ان خاص دنوں میں اور خاص وقت سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے اور جہاں ہم اپنی زبان سے اپنے لئے اپنے بیوی بچوں کیلئے اور اپنے عزیزوں کیلئے دعائیں کرتے ہیں وہاں وہ دُعائیں بھی کرنی چاہئیں۔ جو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھائی ہیں یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعائیں کی ہیں جن کو سب سے بڑھ کر قبولیت کا درجہ حاصل ہوا ہے۔ آنحضرت ﷺ سب سے زیادہ اعلیٰ وارفع طریق سے دعا مانگتے تھے۔ ان کے علاوہ ہمیں وہ دُعائیں بھی کرنی چاہئیں جو حضرت مسیح موعود

باقی صفحہ 15 پر دیکھیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

عید کی حقیقی خوشی!

جب تک یہ شمارہ قارئین کی خدمت میں پہنچے گا اُمید ہے کہ آپ مع اہل وعیال بخیر وخوبی رمضان المبارک اور عید الفطر کے ایام گزار چکے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ یہ عید عالم اسلام، عالم احمدیت اور تمام دنیا کیلئے بہت بہت مبارک کرے۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ دستور ہے کہ آپ ہر سال رمضان کے آخری خطبہ جمعہ میں احباب جماعت ہائے عالمگیر کو توجہ دلاتے ہیں کہ ماہ رمضان میں ہم نے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کا معیار حاصل کیا ہے اس کو آئندہ آنے والی زندگی میں برقرار رکھیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان ارشادات پر دل وجان سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حقیقت یہ ہے کہ رمضان کا مہینہ ایک بھرپور اور فعال زندگی گزارنے کا سبق دیتا ہے۔ پانچوں وقت کی باجماعت نمازوں کی ادائیگی، تہجد کی گریہ وزاری، قرآن مجید کی پرسوز تلاوت، سحری اور افطاری کے قت کی ذکر الٰہی اور درود کی محفلیں جن میں بچوں کی بھی بصد ذوق وشوق شمولیت، غرباء کی خدمت، صدقات وخیرات کی طرف ایک طبعی رغبت گلیوں میں سحری کے وقت درود شریف کی خوش الحان آوازیں۔ لڑائی جھگڑے گالی گلوچ اور حسد وغیبت سے اجتناب یہ سب روزے کے ایسے پھل ہیں جن سے نہ صرف ہم خود مستفید ہوتے ہیں بلکہ ہمارے بچے بھی ان سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کرنی چاہئے کہ اس نے اس ماہ مبارک میں جو بھی نیک توفیق ہمیں عطا فرمائی ہے اُسے کم ازکم آئندہ آنے والے رمضان تک جاری رکھنے کی ہم کو توفیق بخشے دراصل یہی ماحصل اس حدیث مبارک کا ہے جس میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک رمضان دوسرے رمضان تک کے درمیانی عرصہ میں گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے یہ تب ہی ہوسکتا ہے کہ اگر انسان رمضان سے کم ازکم اتنا فیض حاصل کرلے کہ آئندہ آنے والے رمضان تک اپنے آپ کو سنبھال لے تو پھر آئندہ رمضان خود بخود اس کو سنبھال لے گا۔ اس تعلق میں سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 اکتوبر 2005ء میں فرمایا۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ کہ حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص محض للہ دونوں عیدوں کی راتوں میں عبادت کرے گا اسکا دل ہمیشہ کے لئے زندہ کردیا جائے گا۔ اور اس کا دل اس وقت بھی نہیں مرے گا جب سب دنیا کے دل مرجائیں گے ابن ماجہ (کتاب الصیام باب ماجاء فی ثواب الاعتکاف)

پس دیکھیں رمضان کی تبدیلیوں کو جو پاک تبدلیاں دل میں پیدا ہوتی ہیں ان کو مستقل بنانے کے لئے آنحضرت ﷺ نے کیسے خوبصورت انداز میں ترغیب دلائی ہے عید کی خوشیوں میں اکثر لوگ بھول جاتے ہیں کہ نماز بھی وقت پہ پڑھنی ہے کہ نہیں۔ تو رات کی عبادت کی طرف، نوافل کی طرف توجہ دلا کر یہ بتادیا کہ فرائض تو تم نے پورے کرنے ہی ہیں لیکن اگر ہمیشہ کی رضا اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنی ہے تو راتوں کو بھی ان دنوں میں عبادت سے سجاؤ رمضان کے بعد بھی اور خاص طور پر ایسے موقعوں پر جب خوشی کے موقعے ہوتے ہیں جب آدمی کو دوسری طرف توجہ زیادہ ہورہی ہوتی ہے صرف ڈھول ڈھماکوں اور دعوتوں میں ہی نہ وقت گذار دو۔ پس یہ عبادتیں جو ہیں یہ زندگی کا مستقل حصہ بنی چاہئیں۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اور اب ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں ہر عید سے پہلے یہ بھی توجہ دلاتے ہیں کہ ہم عید کی حقیقی خوشی تب ہی حاصل کرسکتے ہیں کہ جب ہم اپنے غریب بھائیوں کو اور ان کے بچوں کو بھی عید کی خوشیوں میں شامل کرلیں ہدایت یہ ہے کہ امیر احمدی غریب گھروں میں جائیں اور ان کے ساتھ اور ان کے بچوں کے ساتھ ملکر عید منائیں انکو تحائف دیں اور ان کی خوشیوں میں شامل ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبہ عید الفطر 19 جنوری 1999ء میں فرماتے ہیں:۔

’’غریبوں کی عید منائیں جب آپ غریبوں کی عید منائیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کی عید منائے گا اور سچی عید کی خوشی تبھی نصیب ہوگی جب آپ غریبوں کے دُکھ درد میں شامل ہوں گے۔ اسی تعلق میں سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 26 نومبر 2003ء میں جو فرمایا اس کا خلاصہ یوں ہے

’’پہلی بات جو عید کے اس خطبے میں میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ عید کے دن ہر احمدی جائزہ لے کر نہ صرف ہر غریب احمدی بلکہ غریب غیر احمدی بھائیوں اور ان کے بچوں کو عید کی خوشیوں میں شامل کرے۔ حضور نے فرمایا اگرچہ احمدی اس کا خیال رکھ رہے ہیں لیکن ابھی بھی اس میں بہت گنجائش موجود ہے۔ حضور نے غرباء کی امداد کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس موقع پر صرف۔ مالی مدد کافی نہیں ہے مالی مدد تو وقتی ہوتی ہے۔ اگر ہم کسی غریب کو کوئی کام دیں یا اسے کہیں کام پر لگوادیں تو یہ اس کی مستقل مدد ہوگی اور ممکن ہے آئندہ سال وہ بھی غریبوں کی امداد کے قابل ہوسکے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ غریبوں کی امداد کی توفیق دے آمین۔ (منیر احمد خادم)

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے

منظوم کلام سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے

مرا دل اس نے روشن کردیا ہے
اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے

خبر لے اے مسیحاؑ دردِ دل کی
ترے بیمار کا دم گھٹ رہا ہے

دلِ آفت زدہ کا دیکھ کر حال
مرا زخمِ جگر بھی ہنس رہا ہے

کسی کو بھی نہیں مذہب کی پروا
ہر اک دُنیا کا ہی شیدا ہوا ہے

بھنور میں پھنس رہی ہے کشتی دیں
تلاطم بحرِ ہستی میں بپا ہے

سروں پر چھا رہا ہے ابر ظلمت
اُسی سے جنگ ہے جو ناخدا ہے

خدایا اِک نظر اِس تفتہ دل پر
کہ یہ بھی تیرے در کا اِک گدا ہے

غمِ اسلام میں میں جاں بلب ہوں
کلیجہ میرا مُنہ کو آرہا ہے

ہمارے حال پر ہنستی ہے گو قوم
ہمیں پر اس پہ رونا آرہا ہے

مسیحاؑ کو نہیں خوف و خطر کچھ
حمایت پر تلا اس کی خدا ہے

ہوئے ہیں لوگ دشمن امر حق کے
اسی کا نام کیا صدق و صفا ہے

حیاتِ جاوداں ملتی ہے اس سے
کلامِ پاک ہی آبِ بقا ہے

دمِ عیسیٰؑ سے مُردے جی اُٹھے ہیں
جو اندھے تھے اُنہیں اب سوجھتا ہے

ذرا آنکھیں تو کھولو سونے والو!
تمہارے سر پہ سورج آگیا ہے

زمین و آسماں ہیں اس پہ شاہد
جہاں میں ہر طرف پھیلی وبا ہے

مرا ہر ذرّہ ہو قُربانِ احمدؐ
مرے دل کا یہی اِک مُدّعا ہے

اُسی کے عِشق میں نکلے مری جاں
کہ یادِ یار میں بھی اِک مزا ہے

مجھے اس بات پر ہے فخر محمودؔ
مرا معشوق محبوب خدا ہے

سُنو اے دُشمنانِ دینِ احمدؐ
نتیجہ بد زبانی کا برا ہے

کساں کو اِک نظر دیکھو خدارا
جو بوتا ہے اُسی کو کاٹتا ہے

نہیں لگتے کبھی کیکر کو انگور
نہ حنظل میں کبھی خرما لگا ہے

لگیں گو سینکڑوں تلوار کے زخم
زباں کا ایک زخم اُن سے بُرا ہے

شفا پاجاتے ہیں وہ رفتہ رفتہ
کہ آخر ہر مرض کی اک دوا ہے

خزاں آتی نہیں زخمِ زباں پر
یہ رہتا آخری دم تک ہرا ہے

ہمارے انبیاءؑ کو گالیاں دو
پھر اس کے ساتھ دعویٰ صُلح کا ہے

گریبانوں میں اپنے مُنہ تو ڈالو
ذرا سوچو اگر کچھ بھی حیا ہے

ہماری صلح تم سے ہوگی کیونکر
تمہارے دِل میں جب یہ کچھ بھرا ہے

محمدؐ کو برا کہتے ہو تم لوگ
ہماری جان و دِل جس پر فدا ہے

محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے
محمدؐ جوکہ محبوب خدا ہے

ہو اس کے نام پر قربان سب کچھ
کہ وہ شاہنشہِ ہر دوسرا ہے

اسی سے میرا دل پاتا ہے تسکیں
وہی آرام میری رُوح کا ہے

خدا کو اس سے مل کر ہم نے پایا
وہی اِک راہِ دیں کا رہنما ہے

پس اس کی شان میں جو کچھ ہو کہتے
ہمارے دل جگر کو چھیدتا ہے

مزہ دو بار پہلے چکھ چکے ہو
مگر پھر بھی وہی طرز ادا ہے

خدا کا قہر اب تم پر پڑے گا
کہ ہونا تھا جو کچھ اب ہوچکا ہے

چکھائے گی تمہیں غیرت خدا کی
جو کچھ اس بدزبانی کا مزا ہے

ابھی طاعون نے چھوڑا نہیں ملک
نئی اور آنے والی اِک وبا ہے

شرارت اور بدی سے باز آؤ
دِلوں میں کچھ بھی گر خوفِ خدا ہے

بزرگوں کو ادب سے یاد کرنا
یہی اکسیر ہے اور کیمیا ہے

قارئین بدر کی خدمت میں عید الفطر کی دلی مبارک باد!

خطبہ جمعہ

اس زمانے میں حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہمیں دعائیں کرنے کے طریقے اور سلیقے سکھلائے اور اپنی دعاؤں کی قبولیت کے نشان دکھا کر اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین کامل اور ایمان کامل پیدا فرمایا۔

(حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت دعا کے بعض ایمان افروز واقعات کا دلنشین تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 25 راگست 2006ء بمطابق 25 رظہور 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

جیسا کہ گزشتہ سے پہلے خطبہ میں میں نے کہا تھا کہ ہم خوش قسمت ہیں کہ اس زمانے میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے اس پیارے مسیح و مہدی کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جو اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی ﷺ کے عاشق صادق ہیں اور جس نے آج اپنے آقا و مطاع کی پیروی میں ہمیں دعائیں کرنے کے طریقے اور سلیقے سکھائے۔ اپنی دعاؤں کی قبولیت کے نشانات دکھا کر اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین کامل اور ایمان کامل پیدا فرمایا، آپ نے اپنے مخالفین کو چیلنج دے کر فرمایا کہ تم لوگ جو اٹھتے بیٹھتے مجھے گالیاں دیتے ہو اور کافر و دجال کہتے ہو (نعوذ باللہ) میرے سے مقابلہ کرو اور اس کے لئے آپ نے اور باتوں کے علاوہ قبولیت دعا کا چیلنج بھی دیا لیکن کسی کو مقابلے پر آنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہر دن جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر طلوع ہوتا ہے وہ گزشتہ سو سال سے زائد عرصے سے مخالفین کی انتہائی کوششوں بلکہ بعض حکومتوں کی کوششوں کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو ترقی کرتے ہوئے دیکھتا ہے۔ پس یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں ہی ہیں جو آج تک قبولیت کا شرف پا رہی ہیں اور ان کے پیچھے یقیناً وہ دعائیں بھی ہیں جو آنحضرت ﷺ نے اپنے اس مسیح و مہدی کے لئے کی ہیں۔

آج میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیت دعا کے چند واقعات پیش کروں گا جن سے اللہ تعالیٰ کا آپ سے جو سلوک ہے کہ کس طرح آپ نے مختلف مواقع پر اپنے ماننے والوں کی تکلیفوں کے لئے دعائیں کیں۔ آپ ان کے ایمان میں اضافے کے لئے دعائیں کرتے تھے یا جماعت کی ترقی کے لئے آپ دعائیں کرتے تھے یا علمی معجزات دکھانے کے لئے دعائیں کرتے تھے تو جن کے سامنے یہ دعائیں کی گئیں، اللہ تعالیٰ ان ایمان لانے والوں کو ان دعاؤں کی قبولیت کے نشان دکھا کر ان کے ایمان میں اضافے کا باعث بناتا ہے، بلکہ آج تک یہ واقعات پڑھ کر اور جن خاندانوں کے ساتھ یہ واقعات ہوئے ان کی نسلوں میں روایتاً چلتے رہنے سے ان سب کے ایمان میں اضافے کا باعث بنتا چلا جا رہا ہے۔ آپ کے قبولیت دعا کے نشانات تو ہزاروں کی تعداد میں ہیں لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ چند ایک کا میں ذکر کروں گا۔

پہلے میں ایک چھوٹا سا واقعہ بیان کرتا ہوں جس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کتنی باریکی سے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی کوشش کرتے تھے اور کسی بشری تقاضے کے تحت غیر ارادی طور پر کہیں جو کوئی کمی رہ جاتی تھی تو احساس ہوتے ہی فوراً ادا کرنے کی کوشش کرتے تھے اور اس کو پورا کرنے کے لئے دعا بھی کرتے تھے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر شہر سے واپس آئے تو مکان میں جب داخل ہو رہے تھے تو کسی سوالی نے (سائل نے) دور سے سوال کیا۔ اس وقت بہت سارے لوگ وہاں تھے۔ ان ملنے والوں کی آوازوں میں اس سوالی کی آواز دب گئی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اندر چلے گئے، تھوڑی دیر کے بعد جب لوگوں کی آوازوں سے دور ہو جانے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کانوں میں اس سائل کی دکھ بھری آواز گونجی تو آپ نے باہر آکر پوچھا کہ ایک سائل نے سوال کیا تھا وہ کہاں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت وہ تو اس وقت یہاں سے چلا گیا ہے۔ اس کے بعد آپ اندرون خانہ تشریف لے گئے مگر دل بے چین تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد دروازے پر اسی سائل کی (سوالی کی) پھر آواز آئی اور آپ لپک کر باہر آئے اور اس کے ہاتھ میں کچھ رقم رکھ دی اور ساتھ ہی فرمایا کہ میری طبیعت اس سائل کی وجہ سے بے چین تھی اور میں نے دعا بھی کی تھی کہ خدا اسے واپس لائے۔

(ماخوذ از سیرت طیبہ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ 73،72)

اب بظاہر یہ چھوٹی سی بات ہے۔ سائل آیا، سوال کیا لیکن لوگوں کے رش کی وجہ سے آپ صحیح طور پر سمجھ نہیں سکے۔ لیکن جب احساس ہوا کہ یہ تو ایک سائل تھا، فوراً طبیعت بے چین ہو گئی، باہر آکر آپ دریافت فرماتے ہیں۔ اور اس کے چلے جانے پر یہ نہیں کہا کہ چلا گیا تو کوئی بات نہیں بلکہ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! تو اسے واپس بھیج دے تاکہ میں اس کی ضرورت پوری کر سکوں اور پھر اللہ تعالیٰ بھی اس بے چین دل کی دعا فوراً قبول فرما لیتا ہے۔

مسیح موعودؑ کے ہاتھوں جہاں دنیا نے روحانی بیماریوں سے دنیا نے نجات حاصل کرنی تھی اور کئی۔ جو چور اور ڈاکو تھے وہ بھی مسیح موعودؑ کے ہاتھوں ولی بنے، وہاں اس مسیح موعودؑ کی دعاؤں سے جسمانی بیماروں نے بھی شفا پائی جس کے بے شمار واقعات ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ہی فرماتے ہیں کہ کابل سے آئی ہوئی ایک غریب مہاجر احمدی عورت تھی جس نے غیر معمولی حالات میں حضرت مسیح موعودؑ کے دم عیسوی سے شفا پائی۔ ان کا نام امۃ اللہ بی بی تھا۔ خوست کی رہنے والی تھیں جو کابل میں ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ جب وہ شروع شروع میں اپنے

والد اور چچا سید صاحب نور اور سید احمد نور کے ساتھ قادیان آئیں تو اس وقت ان کی عمر بہت چھوٹی تھی اور ان کے والدین اور چچا چچی حضرت سید عبداللطیف شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد قادیان چلے آئے تھے۔ امۃ اللہ صاحبہ کہتی ہیں کہ بچپن میں ان کو آشوب چشم کی سخت بیماری تھی اور آنکھوں کی تکلیف اس قدر بڑھ جاتی تھی کہ انتہائی درد اور سرخی کی شدت کی وجہ سے وہ آنکھ کھولنے کی طاقت نہیں رکھتی تھیں۔ ان کے والدین نے بہت علاج کروایا مگر کوئی فرق نہیں پڑا اور تکلیف بڑھتی گئی۔ ایک دن جب ان کی والدہ پکڑ کر ان کی آنکھوں میں دوائی ڈالنے لگیں تو وہ یہ کہتے ہوئے بھاگ گئیں کہ میں تو حضرت صاحب سے دم کراؤں گی۔ چنانچہ وہ بیان کرتی ہیں کہ میں گرتی پڑتی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر پہنچ گئی اور حضور کے سامنے جاکے روتے ہوئے عرض کی کہ میری آنکھوں میں سخت تکلیف ہے اور درد اور سرخی کی شدت کی وجہ سے میں بہت بے چین رہتی ہوں اور اپنی آنکھیں نہیں کھول سکتی، آپ میری آنکھوں پر دم کر دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا تو میری آنکھیں واقعی خطرناک طور پر ابلی ہوئی تھیں اور میں درد سے بے چین ہو کر کراہ رہی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی انگلی پر اپنا تھوڑا سا لعاب دہن لگایا اور ایک لمحے کے لئے رک کر (جس میں شاید دعا فرمائی ہو) بڑی شفقت اور محبت کے ساتھ اپنی انگلی میری آنکھوں پر آہستہ سے پھیری اور میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا بچی جاؤ اب خدا کے فضل سے تمہیں یہ تکلیف پھر کبھی نہیں ہوگی۔ وہ کہتی ہیں کہ اس کے بعد آج تک جبکہ میں 70 سال کی بوڑھی ہو چکی ہوں کبھی ایک دفعہ بھی میری آنکھیں دکھنے نہیں آئیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دم کی برکت سے میں اس تکلیف سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گئی ہوں۔ کہتی ہیں جس وقت دم کیا تھا اس وقت میری عمر صرف دس سال تھی اور آج ساٹھ سال ہو گئے ہیں اور آنکھوں میں کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔

(ماخوذ از سیرت طیبہ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ 284,283)

حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کے بچپن کے ایک واقعہ کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت میر صاحب ایک دفعہ سخت بیمار ہو گئے اور حالت بہت تشویشناک ہو گئی اور ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے متعلق دعا کی تو عین دعا کرتے ہوئے خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ یعنی تیری دعا قبول ہوئی اور خدائے رحیم و کریم اس بچے کے متعلق تجھے سلامتی کی بشارت دیتا ہے۔ چنانچہ اس کے جلد بعد حضرت میر صاحب توقع کے خلاف بالکل صحت یاب ہو گئے اور خدا نے اپنے مسیح کے دم سے انہیں شفا عطا فرمائی۔

(ماخوذ از سیرت طیبہ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ 287,286)

پھر حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ جن کے حوالوں کا ذکر آ رہا ہے، ان کو بھی بچپن میں آنکھوں کی تکلیف تھی۔ جب ہر قسم کے علاج ناکام ہو گئے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کے لئے دعا کی اور دعا نے پھر شفا کا معجزہ دکھایا۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود فرماتے ہیں کہ:۔

"ایک دفعہ بشیر احمد میرا لڑکا آنکھوں کی بیماری سے بیمار ہو گیا اور مدت تک علاج ہوتا رہا کچھ فائدہ نہ ہوا۔ تب اس کی اضطراری حالت دیکھ کر میں نے جناب الٰہی میں دعا کی تو یہ الہام ہوا کہ بَرَّقَ طِفْلِیْ بَشِیْر یعنی میرے لڑکے بشیر نے آنکھیں کھول دی ہیں۔ تب اسی دن اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم سے اس کی آنکھیں اچھی ہو گئیں۔" (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 89 حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقۃ الوحی میں ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

"سردار نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کا لڑکا عبدالرحیم خاں ایک شدید محرقہ تپ کی بیماری سے بیمار ہو گیا تھا اور کوئی صورت جانبری کی دکھائی نہیں دیتی تھی، گویا مردہ کے حکم میں تھا۔ اس وقت میں نے اس کے لئے دعا کی تو معلوم ہوا کہ تقدیر مبرم کی طرح ہے۔ تب میں نے جناب الٰہی میں عرض کی کہ یا الٰہی! میں اس کے لئے شفاعت کرتا ہوں۔ اس کے جواب میں خدا تعالیٰ نے فرمایا مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یعنی کس کی مجال ہے کہ بغیر اذن الٰہی کے کسی کی شفاعت کر سکے۔ تب میں خاموش ہو گیا۔ بعد اس کے بغیر توقف کے یہ الہام ہوا اِنَّکَ اَنْتَ الْمَجَاز یعنی تجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی گئی۔ تب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے دعا کرنی شروع کی تو خدا تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور لڑکا گویا قبر میں سے نکل کر باہر آیا اور آثار صحت ظاہر ہوئے اور اس قدر لاغر ہو گیا تھا کہ مدت دراز کے بعد وہ اپنے اصلی بدن پر آیا اور تندرست ہو گیا اور زندہ موجود ہے۔"

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 230,229)

انہوں نے بعد میں لمبی عمر پائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

"5 راگست 1906 کو ایک دفعہ نصف حصہ اسفل بدن کا میرا بے حس ہو گیا اور ایک قدم چلنے کی طاقت نہ رہی۔" یعنی جو نچلا دھڑ تھا وہ بے حس ہو گیا اور ٹانگیں بالکل سہار نہیں سکتی تھیں اور فرماتے ہیں کہ "اور چونکہ میں نے یونانی طبابت کی کتابیں سبقاً سبقاً پڑھی تھیں اس لئے مجھے خیال گزرا کہ یہ فالج کی علامات ہیں۔ ساتھ ہی سخت درد تھی۔ دل میں گھبراہٹ تھی کہ کروٹ بدلنا مشکل تھا۔ رات کو جب میں بہت تکلیف میں تھا تو مجھے شماتت اعداء کا خیال آیا مگر محض دین کے لئے نہ کسی اور امر کے لئے۔ تب میں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ موت تو ایک امر ضروری ہے مگر تو جانتا ہے کہ ایسی موت اور بے وقت موت میں شماتت اعداء ہے۔ تب مجھے تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ الہام ہوا اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْزِی الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی خدا ہر چیز پر قادر ہے اور خدا مومنوں کو رسوا نہیں کیا کرتا۔ پس اسی خدائے کریم کی مجھے قسم ہے کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جو اس وقت بھی دیکھ رہا ہے کہ میں اس پر افتراء کرتا ہوں یا سچ بولتا ہوں کہ اس الہام کے ساتھ ہی شاید آدھ گھنٹہ تک مجھے نیند آ گئی اور پھر جب یکدفعہ آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ مرض کا نام و نشان نہیں رہا۔ تمام لوگ سوئے ہوئے تھے اور میں اٹھا اور امتحان کے لئے چلنا شروع کیا تو ثابت ہوا کہ میں بالکل تندرست ہوں۔ تب مجھے اپنے قادر خدا کی قدرت عظیم کو دیکھ کر رونا آیا کہ کیسا قادر ہمارا خدا ہے اور ہم کیسے خوش نصیب ہیں کہ اس کی کلام قرآن شریف پر ایمان لائے اور اس کے رسول کی پیروی کی۔ اور کیا بدنصیب وہ لوگ ہیں جو اس ذوالعجائب خدا پر ایمان نہیں لائے۔"

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 246,245)

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ طاعون بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تائیدی نشانوں میں سے ایک نشان کے طور پر بھیجا تھا، جس سے ہندوستان میں لاکھوں آدمی موت کا لقمہ بنے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا تھا کہ آپ کے ماننے والے اور گھر میں رہنے والے اس بیماری سے محفوظ رہیں گے۔ یہ بہت بڑا نشان تھا لیکن انہیں دنوں میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تیسرے صاحبزادے تھے، وہ تیز بخار کی وجہ سے بہت شدید بیمار ہو گئے، جس پر حضرت اقدس کو بڑی فکر ہوئی۔ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود فرماتے ہیں کہ:۔

"طاعون کے دنوں میں جبکہ قادیان میں طاعون زور پر تھا میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا اور ایک سخت تپ محرقہ کے رنگ میں چڑھا جس سے لڑکا بالکل بے ہوش ہو گیا اور بے ہوشی میں دونوں ہاتھ مارتا تھا۔ مجھے خیال آیا کہ اگرچہ انسان کو موت سے گریز نہیں مگر اگر لڑکا ان دنوں میں جو طاعون کا زور ہے فوت ہو گیا تو تمام دشمن اس تپ کو طاعون ٹھہرائیں گے اور خدا تعالیٰ کی اُس پاک وحی کی تکذیب کریں گے کہ جو اس نے فرمایا ہے اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ یعنی میں ہر ایک کو جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا۔ اس خیال سے میرے دل پر وہ صدمہ وارد ہوا کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ قریباً رات کے بارہ بجے کا وقت تھا کہ جب لڑکے کی حالت ابتر ہو گئی اور دل میں خوف پیدا ہوا کہ یہ معمولی تپ نہیں یہ اور ہی بلا ہے۔ تب میں کیا بیان کروں کہ میرے دل کی کیا حالت تھی کہ خدانخواستہ اگر لڑکا فوت ہو گیا تو ظالم طبع لوگوں کو حق پوشی کے لئے بہت کچھ سامان ہاتھ آ جائے گا۔ اسی حالت میں میں نے وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑا ہو گیا اور معاً کھڑا ہونے کے ساتھ ہی مجھے وہ حالت میسر آ گئی جو استجابت دعا کے لئے ایک کھلی کھلی نشانی ہے اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ابھی میں شاید تین رکعت پڑھ چکا تھا کہ میرے پر کشفی حالت طاری ہو گئی اور میں نے کشفی نظر سے دیکھا کہ لڑکا بالکل تندرست ہے۔ تب وہ کشفی حالت جاتی رہی اور میں نے دیکھا کہ لڑکا ہوش کے ساتھ چار پائی پر بیٹھا ہے اور پانی مانگتا ہے اور میں چار رکعت پوری کر چکا تھا۔ فی الفور اس کو پانی دیا اور بدن پر ہاتھ لگا کر دیکھا کہ تپ کا نام و نشان نہیں اور ہذیان اور بیتابی اور بیہوشی بالکل دور ہو چکی تھی اور لڑکے کی حالت بالکل تندرستی کی تھی۔ مجھے اس خدا کی قدرت کے نظارہ نے الٰہی طاقتوں اور دعا قبول ہونے پر ایک تازہ ایمان بخشا۔"

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 88,87 حاشیہ)

طاعون کے نشان کے طور پر ملک میں پھیلنے اور اس بیماری کے آپ کی دعا سے پھیلنے کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"اکہترواں نشان جو کتاب سرّ الخلافہ کے صفحہ ۶۲ پر میں نے لکھا ہے یہ ہے کہ مخالفوں پر طاعون پڑنے کے لئے میں نے دعا کی تھی یعنی ایسے مخالف جن کی قسمت میں ہدایت نہیں۔ سو اس دعا کے کئی سال بعد اس ملک میں طاعون کا غلبہ ہوا اور بعض سخت مخالف اس دنیا سے گزر گئے .... اور اس کے بعد یہ الہام ہوا۔ اے بسا خانہ دشمن کہ تو ویراں کردی۔" یعنی تو نے کئی دشمنوں کے گھروں کو ویران کر دیا۔" اور یہ الحکم اور البدر میں شائع کیا گیا اور پھر مذکورہ بالا دعائیں جو دشمنوں کی سخت ایذاء کے بعد کی گئیں جناب الٰہی میں قبول ہو کر پیشگوئیوں کے مطابق طاعون کا عذاب ان پر آگ کی طرح برسا اور کئی ہزار دشمن جو میری

تکذیب کرتا اور بدی سے نام لیتا تھا ہلاک ہو گیا۔ لیکن اس جگہ ہم نمونہ کے طور پر چند سخت مخالفوں کا ذکر کرتے ہیں۔ چنانچہ سب سے پہلے مولوی رسل بابا باشندۂ امرتسر ذکر کے لائق ہے جس نے میرے ردّ میں کتاب لکھی اور بہت سخت زبانی دکھائی اور چند روزہ زندگی سے پیار کر کے جھوٹ بولا۔ آخر خدا کے وعدہ کے موافق طاعون سے ہلاک ہوا۔ پھر بعد اس کے ایک شخص محمد بخش نام جو ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ تھا عداوت اور ایذا پر کمر بستہ ہوا اور وہ بھی طاعون سے ہلاک ہوا۔ پھر بعد اس کے ایک شخص چراغ دین نام ساکن جموں اٹھا جو رسول ہونے کا دعویٰ کرتا تھا جس نے میرا نام دجال رکھا تھا اور کہتا تھا کہ حضرت نے مجھے خواب میں عصا دیا ہے تا میں عیسیٰ کے عصا سے اس دجال کو ہلاک کروں سو وہ بھی میری اس پیشگوئی کے مطابق جو خاص اس کے حق میں رسالہ دافع البلاء و معیار اہل الاصطفاء میں اس کی زندگی میں ہی شائع کی گئی تھی ۴/اپریل ۱۹۰۶ء کو مع اپنے دونوں بیٹوں کے طاعون سے ہلاک ہو گیا۔ کہاں گیا عیسیٰ کا عصا جس کے ساتھ مجھے قتل کرتا تھا؟ اور کہاں گیا اس کا الہام کہ اِنِّیْ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ؟ افسوس اکثر لوگ قبل تزکیہ نفس کے حدیث النفس کو ہی الہام قرار دیتے ہیں اس لئے آخر کار ذلت اور رسوائی سے ان کی موت ہوتی ہے اور ان کے سوا اور بھی کئی لوگ ہیں جو ایذا اور اہانت میں حد سے بڑھ گئے تھے اور خدا تعالیٰ کے قہر سے نہیں ڈرتے تھے اور دن رات ہنسی اور ٹھٹھا اور گالیاں دینا ان کا کام تھا آخر کار طاعون کا شکار ہو گئے جیسا کہ منشی محبوب عالم صاحب احمدی لاہور سے لکھتے ہیں کہ ایک۔ میرا چچا تھا جس کا نام نور احمد تھا وہ موضع بھڑی چٹھہ تحصیل حافظ آباد کا باشندہ تھا اس نے ایک دن مجھے کہا کہ مرزا صاحب اپنی مسیحیت کے دعوے پر کیوں کوئی نشان نہیں دکھلاتے۔ میں نے کہا کہ ان کے نشانوں میں سے ایک نشان طاعون ہے جو پیشگوئی کے بعد آئی جو دنیا کو کھاتی جاتی ہے۔ تو اس بات پر وہ بول اٹھا کہ طاعون ہمیں نہیں چھوئے گی بلکہ یہ طاعون مرزا صاحب کو ہی ہلاک کرنے کے لئے آئی ہے اور اس کا اثر ہم پر ہرگز نہیں ہو گا مرزا صاحب پر ہی ہو گا اسی قدر گفتگو پر بات ختم ہو گئی۔ جب میں لاہور پہنچا تو ایک ہفتہ کے بعد مجھے خبر ملی کہ چچا نور احمد طاعون سے مر گئے اور اس گاؤں کے بہت سے لوگ اس گفتگو کے گواہ ہیں اور یہ ایسا واقعہ ہے کہ چھپ نہیں سکتا۔''

پھر فرماتے ہیں کہ:۔

''میاں معراج دین صاحب لاہور سے لکھتے ہیں کہ مولوی زین العابدین جو مولوی فاضل اور منشی فاضل کے امتحانات پاس کردہ تھا اور مولوی غلام رسول قلعہ والے کے رشتہ داروں میں سے تھا اور دینی تعلیم سے فارغ التحصیل تھا اور انجمن حمایت اسلام لاہور کا ایک مقرب مدرس تھا۔ اس نے حضور کے صدق کے بارہ میں مولوی محمد علی سیالکوٹی سے کشمیری بازار میں ایک دکان پر کھڑے ہو کر مباہلہ کیا۔ پھر تھوڑے دنوں کے بعد بمرض طاعون مر گیا اور نہ صرف وہ بلکہ اس کی بیوی بھی طاعون سے مر گئی اور اس کا داماد بھی جو محکمہ اکاؤنٹنٹ جنرل میں ملازم تھا طاعون سے مر گیا۔ اس طرح ا[illegible] کے گھر کے سترہ آدمی مباہلہ کے بعد طاعون سے ہلاک ہو گئے۔''

فرماتے ہیں کہ:۔

''یہ عجیب بات ہے، کیا کوئی اس بھید کو سمجھ سکتا ہے کہ ان لوگوں کے خیال میں کاذب، مفتری اور دجال تو میں ٹھہرا اگر مباہلہ کے وقت میں یہی لوگ مرتے ہیں۔ کیا نعوذ باللہ خدا سے بھی کوئی غلط فہمی ہو جاتی ہے؟ ایسے نیک لوگوں پر کیوں یہ قہر الٰہی نازل ہے جو موت بھی ہوتی ہے اور پھر ذلت اور رسوائی بھی۔ اور میاں معراج دین لکھتے ہیں کہ ایسا ہی کریم بخش نام لاہور میں ایک ٹھیکہ دار تھا وہ سخت بے ادبی اور گستاخی حضور کے حق میں کرتا تھا اور اکثر کرتا ہی رہتا تھا۔ میں نے کئی دفعہ اس کو سمجھایا مگر وہ باز نہ آیا۔ آخر جوانی کی عمر میں ہی شکارِ موت ہوا۔'' (حقیقة الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 235 تا 238)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیت دعا پر اس قدر یقین تھا کہ اگر آپ بعض دفعہ خطوں میں صرف اتنا ہی کہہ کر بھیج دیتے تھے کہ ہم نے دعا کی تو اس سے ان کے دل یقین سے پُر ہو جاتے تھے کہ دعا یقیناً ہمارے حق میں قبول ہو گی۔

اس طرح کے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت میاں بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ بیان کیا مجھ سے مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے نے کہ میرا دادا جسے لوگ عام طور پر خلیفہ کہتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سخت مخالف تھا اور آپ کے حق میں بہت بدزبانی کیا کرتا تھا اور والد صاحب کو بہت تنگ کیا کرتا تھا۔ والد صاحب نے اس سے تنگ آ کر حضرت مسیح موعود کو دعا کے لئے خط لکھا۔ حضرت مسیح موعود کا جواب گیا کہ ہم نے دعا کی ہے۔ والد صاحب نے یہ خط تمام محلے والوں کو دکھایا اور کہا کہ حضرت صاحب نے دعا کی ہے اب دیکھ لینا خلیفہ گالیاں نہیں دے گا۔ دوسرے تیسرے دن جمعہ تھا ہمارا دادا حسب دستور غیر احمدیوں کے ساتھ جمعہ پڑھنے گیا مگر وہاں سے واپس آ کر غیر معمولی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق خاموش رہا۔ حالانکہ اس کی عادت تھی کہ جمعہ کی نماز پڑھ کر گھر آنے کے بعد خصوصاً بہت گالیاں دیا کرتا تھا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا کہ آج مرزا صاحب کے متعلق خاموش کیوں ہو؟ اس نے کہا کسی کے متعلق بدزبانی کرنے سے کیا حاصل ہے۔ اور مولوی نے بھی آج جمعہ میں وعظ کیا ہے کہ کوئی شخص اپنی جگہ کیسا ہی برا ہو ہمیں بدزبانی نہیں کرنی چاہئے۔ لوگوں نے کہا اچھا یہ بات ہے، ہمیشہ تو تم گالیاں دیتے تھے اور آج تمہارا یہ خیال ہو گیا ہے۔ بلکہ اصل میں بات یہ ہے کہ کل ہی بابو (کہتے ہیں کہ میرے والد کو لوگ بابو کہا کرتے تھے) نے ایک خط دکھایا تھا کہ قادیان سے آیا ہے اور کہتا تھا کہ اب خلیفہ گالی نہیں دے گا (یعنی یہ آدمی جو گالیاں دیا کرتا تھا)۔ مولوی رحیم بخش صاحب کہتے ہیں کہ اس کے بعد باوجود کئی دفعہ مخالفوں کے بھڑکانے کے میرے دادا نے کبھی حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق بدزبانی نہیں کی اور کبھی میرے والد صاحب کو احمدیت کی وجہ سے تنگ نہیں کیا۔

(ماخوذ از سیرت المہدی حصہ اوّل صفحہ 51 روایت نمبر 78)

آپ کی دعا سے بارش کے دو واقعات کا بھی میں ذکر کر دیتا ہوں۔ شیخ محمد حسین صاحب پنشنر جج اسلامیہ پارک لاہور لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ جبکہ حضور لاہور میں میاں چراغ دین صاحب کے مکان پر فروکش تھے، جنوری کا مہینہ تھا، سن یاد نہیں۔ رات دس بجے کے قریب کا وقت تھا۔ اس سال بارش نہیں ہوئی تھی۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا حضور دعا کریں بارش ہو کیونکہ بارش کے نہ ہونے کی وجہ سے قحط کے آثار نظر رہے ہیں۔ حضور نے نہ دعا کی نہ کوئی جواب دیا اور باتیں ہوتی رہیں۔ پھر اس نے یا کسی اور نے بارش کے لئے دعا کو کہا مگر پھر بھی حضور نے کوئی توجہ نہ کی۔ کچھ دیر بعد پھر تیسری دفعہ کسی نے دعا کے لئے کہا۔ اس پر حضور نے ہاتھ اٹھا کر دعا شروع کی۔ اس وقت چاند کی چاندنی تھی اور آسمان بالکل صاف تھا مگر حضور کے ہاتھ اٹھتے ہی ایک چھوٹی سی بدلی نمودار ہوئی اور بارش کی بوندیں پڑنی شروع ہو گئیں۔ اور ادھر حضور نے دعا ختم کی ادھر بارش تھم گئی۔ صرف چند منٹ ہی بارش ہوئی اور آسمان صاف ہو گیا۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت لاہور صفحہ 290)

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کا بھی ایک واقعہ ہے جس میں قبولیت دعا بھی ہے اور یہ بھی کہ دعا کس حد تک کروانی چاہئے۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ لکھتے ہیں کہ میں اور منشی اروڑا صاحبؓ اکٹھے قادیان میں آئے ہوئے تھے اور سخت گرمی کا موسم تھا اور چند دن سے بارش رکی ہوئی تھی۔ جب ہم قادیان سے واپس روانہ ہونے لگے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں سلام کے لئے حاضر ہوئے تو منشی اروڑا صاحب مرحوم نے حضرت صاحب سے عرض کیا، حضرت گرمی بڑی سخت ہے۔ دعا کریں کہ ایسی بارش ہو کہ بس اوپر بھی پانی ہو اور نیچے بھی پانی ہو۔ حضرت صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا اچھا اوپر بھی پانی ہو اور نیچے بھی پانی ہو۔ مگر ساتھ ہی میں نے (منشی ظفر صاحب کہتے ہیں کہ میں نے) ہنس کر عرض کیا کہ حضرت یہ دعا انہیں کے لئے کریں، میرے لئے نہ کریں۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر مسکرا دیئے اور ہمیں دعا کر کے رخصت کیا۔ منشی صاحب فرماتے ہیں کہ اس وقت مطلع بالکل صاف تھا اور آسمان پر بادل کا نام و نشان تک نہ تھا۔ مگر ابھی ہم بٹالہ کے راستہ میں یکہ پر بیٹھ کر تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ سامنے سے ایک بادل اٹھا اور دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر چھا گیا اور پھر اس زور کی بارش ہوئی کہ راستہ کے کناروں پر مٹی اٹھانے کی وجہ سے جو خندقیں یا نالیاں سی بن گئی تھیں وہ پانی سے لبالب بھر گئیں۔ اس کے بعد ہمارا یکہ جو ایک طرف کی خندق کے پاس سے چل رہا تھا یک لخت الٹا اور اتفاق ایسا ہوا کہ منشی اروڑا صاحب خندق کی طرف کو گرے اور میں اونچے راستہ کی طرف گرا جس کی وجہ سے منشی صاحب کے اوپر اور نیچے سب پانی پانی ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ میں بچ رہا۔ کیونکہ خدا کے فضل سے چوٹ کسی کو بھی نہیں آئی تھی اس لئے میں نے منشی اروڑا صاحب کو اوپر اٹھاتے ہوئے ہنس کر کہا۔ لو اوپر اور نیچے پانی کی اور دعائیں کرا لو۔ اور پھر حضرت صاحب کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے ہم آگے روانہ ہو گئے۔

(ماخوذ از اصحاب احمد جلد چہارم صفحہ 97,96)

لگتا ہے کہ حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ بہت محتاط بھی تھے، دعاؤں پر یقین تو یقیناً دونوں کو ہی ہو گا۔ لیکن ان کو پتہ تھا کہ اگر فوری پوری ہو گئی تو راستہ کا سفر ہے، کوئی واقعہ پیش ہی نہ آ جائے۔

MUSTAFA BOOK COMPANY
Agent of Govt. Publication and Educational Suppliers
Fort Road, Kannur-1, Ph:2769809
C.B.S.E, N.C.E.R.T, College, +2, Text & Guides, Stationeries
School Guides, Computer Stationery, Note Books, Forms & Registers

اپنی ایک دعا کی قبولیت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

’’اس جگہ ایک تازہ قبولیت دعا کا نمونہ جو پہلے اس سے کسی کتاب میں نہیں لکھا گیا ناظرین کے فائدہ کے لئے لکھتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ نواب محمد علی خاں صاحب رئیس مالیر کوٹلہ مع اپنے بھائیوں کے سخت مشکلات میں پھنس گئے تھے۔ منجملہ ان کے یہ کہ وہ ولی عہد کے ماتحت رعایا کی طرح قرار دیئے گئے تھے اور انہوں نے بہت کچھ کوشش کی مگر ناکام رہے اور صرف آخری کوشش یہ باقی رہی تھی کہ وہ نواب گورنر جنرل بہادر بالقابہ سے اپنی دادرسی چاہیں اور اس میں بھی کچھ امید نہ تھی کیونکہ ان کے برخلاف قطعی طور پر حکام ماتحت نے فیصلہ کر دیا تھا۔‘‘

وہ بھی نواب خاندان کے تھے لیکن نوابی کیونکہ دوسروں کو مل گئی تھی اس لئے ان کو بالکل ہی رعایا بنا دیا گیا تھا اور انہیں حقوق نہیں دیئے گئے تھے۔ بہر حال جب یہ مقدمہ پیش ہوا تو جہاں پر فیصلہ ہونا تھا انہوں نے، سب افسران نے یہ فیصلہ دے دیا تھا کہ یہ ان کے حق میں نہیں ہو سکتا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

’’اس طوفان غم و ہم میں جیسا کہ انسان کی فطرت میں داخل ہے انہوں نے صرف مجھ سے دعا کی ہی درخواست نہ کی بلکہ یہ بھی وعدہ کیا کہ اگر خدا تعالیٰ ان پر رحم کرے اور اس عذاب سے نجات دے تو وہ تین ہزار نقد روپیہ بعد کامیابی کے بلا توقف لنگر خانہ کی مدد کے لئے ادا کریں گے۔ چنانچہ بہت سی دعاؤں کے بعد مجھے یہ الہام ہوا کہ اے سیف اپنا رخ اس طرف پھیر لے۔ تب میں نے نواب محمد علی خاں صاحب کو اس وحی الٰہی سے اطلاع دی۔ بعد اس کے خدا تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور صاحب بہادر وائسرائے کی عدالت سے ان کے مطلب اور مقصود اور مراد کے موافق حکم نافذ ہو گیا۔ تب انہوں نے بلا توقف تین ہزار روپیہ کے نوٹ جو نذر مقرر ہو چکی تھی مجھے دیدیئے اور یہ ایک بڑا نشان تھا جو ظہور میں آیا۔‘‘

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 339,338)

آپ کی قبولیت دعا پر غیروں کو بھی یقین تھا۔ چنانچہ ایک ہندو کے آپ کو دعا کے لئے عرض کرنے کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:۔

’’شرمپت کا ایک بھائی بشمبر داس نام ایک فوجداری مقدمہ میں شاید ڈیڑھ سال کے لئے قید ہو گیا تھا تب شرمپت نے اس اضطراب کی حالت میں مجھ سے دعا کی درخواست کی۔ چنانچہ میں نے اس کی نسبت دعا کی تو میں نے بعد اس کے خواب میں دیکھا کہ میں اس دفتر میں گیا ہوں جس جگہ قیدیوں کے ناموں کے رجسٹر تھے اور ان رجسٹروں میں ہر ایک قیدی کی میعاد قید لکھی تھی۔ تب میں نے وہ رجسٹر کھولا جس میں بشمبر داس کی قید کی نسبت لکھا تھا کہ اتنی قید ہے اور میں نے اپنے ہاتھ سے اس کی نصف قید کاٹ دی اور جب اس کی قید کی نسبت چیف کورٹ میں اپیل کیا گیا تو مجھے دکھلایا گیا کہ انجام مقدمہ کا یہ ہوگا کہ مثل مقدمہ ضلع میں واپس آئے گی اور نصف قید بشمبر داس کی تخفیف کی جائے گی مگر بری نہیں ہوگا۔ اور میں نے وہ تمام حالات اس کے بھائی لالہ شرمپت کو قبل از ظہور انجام مقدمہ بتلا دیئے تھے اور انجام کار ایسا ہی ہوا جو میں نے کہا تھا۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 232)

یعنی اس کی آدھی سزا معاف ہو گئی، پوری سزا تو معاف نہیں ہوئی لیکن آدھی سزا معاف ہو گئی اسی خواب کے مطابق جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1880ء سے 1884ء تک براہین احمدیہ کی چار جلدیں تصنیف فرمائیں۔ یہ وہ زمانہ تھا جب عیسائیت کا عروج تھا اور ہر طرف اسلام پر تابڑ توڑ حملے ہو رہے تھے، خود مسلمان اسلام کے بارے میں مشکوک ہو کر اسلام چھوڑ رہے تھے۔ اس وقت کوئی بھی اسلام کو بچانے کے لئے کھڑا نہیں ہوا۔ آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے ثابت فرمایا کہ قرآن کریم خدا کا کلام ہے اور آنحضرت ﷺ خدا کے آخری نبی ہیں اور آپ نے چیلنج کیا کہ جو دلائل میں نے اس کتاب کی چار جلدوں میں دیئے ہیں ان کے تیسرے چوتھے یا پانچویں حصے کے برابر بھی اگر کوئی دلیل پیش کر دے تو دس ہزار روپے کا انعام دوں گا۔ لیکن کوئی مقابل پر نہیں آیا اور مسلمان علماء بشمول مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو بعد میں بہت سخت مخالف ہو گئے تھے اور جو اہل حدیث کے بڑے لیڈر تھے انہوں نے بھی اس کتاب کی خوب تعریف کی۔ بہر حال اس کتاب نے دشمنوں کے منہ بند کر دیئے اور عیسائیت کے حملوں کے سامنے بند باندھ دیا بلکہ صرف بند نہیں باندھ دیا ان کو مقابلے کے میدان سے ہی دوڑا دیا اور آج تک وہ دوڑے ہوئے ہیں۔ لیکن جب آپ نے براہین احمدیہ کی تصنیف فرمائی تو اس کی اشاعت کے لئے اس وقت آپ کے مالی حالات ایسے نہیں تھے، وسعت نہیں تھی، بڑے تنگ حالات تھے۔ اس بات پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑے پریشان تھے کہ اس کی اشاعت کس طرح ہوگی، کس طرح اسلام کے دفاع کے لئے اپنی اس تصنیف کو دنیا کے سامنے پیش کروں گا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو سنا اور اس پریشانی کو دور فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کتاب کی اشاعت کو بھی ایک نشان قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

’’جب میں نے اپنی کتاب براہین احمدیہ تصنیف کی جو میری پہلی تصنیف ہے تو مجھے یہ مشکل پیش آئی کہ اس کی چھپوائی کے لئے کچھ روپیہ نہ تھا اور میں ایک گمنام آدمی تھا۔ مجھے کسی سے تعارف نہ تھا۔ تب میں نے خدا تعالیٰ کی جناب میں دعا کی تو یہ الہام ہوا۔ ھُزِّ اِلَیْکَ بِجِذْعِ النَّخْلَۃِ تُسَاقِطْ عَلَیْکَ رُطَبًا جَنِیًّا ....(ترجمہ) کھجور کے تنہ کو ہلا تیرے پر تازہ بتازہ کھجوریں گریں گی۔ چنانچہ میں نے اس حکم پر عمل کرنے کے لئے سب سے اوّل خلیفہ سید محمد حسن صاحب وزیر ریاست پٹیالہ کی طرف خط لکھا۔ پس خدا نے جیسا کہ اس نے وعدہ کیا تھا ان کو میری طرف مائل کر دیا اور انہوں نے بلا توقف اڑھائی سو روپیہ بھیج دیا اور پھر دوسری دفعہ اڑھائی سو روپیہ دیا۔‘‘

اس زمانے میں روپے کی بڑی قیمت تھی تو اس سے کافی کام ہوا ہوگا۔ فرماتے ہیں کہ:۔

’’پھر دوسری دفعہ اڑھائی سو روپیہ دیا اور چند اور آدمیوں نے روپیہ کی مدد کی اور اس طرح پر وہ کتاب باوجود نومیدی کے چھپ گئی اور وہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ یہ واقعات ایسے ہیں کہ صرف ایک دو آدمی ان کے گواہ نہیں بلکہ ایک جماعت کثیر گواہ ہے جس میں ہندو بھی ہیں۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 350)

اس کتاب کے ضمن میں بتا دوں کہ گو بہت سے لوگوں نے آپ کی اعانت کی، مدد فرمائی۔ لیکن بعض علماء نے انگریزی گورنمنٹ کے ڈر سے لینے سے انکار کر دیا۔ اس واقعہ کی تفصیل حیات طیبہ میں شیخ عبدالقادر صاحب نے لکھی ہے کہ نواب صدیق حسن خان صاحب نے پہلے آپ کو لکھا کہ ٹھیک ہے مجھے جلدیں بھیج دیں، پھر انکار کیا۔ نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم اہل حدیث کے ایک مشہور عالم تھے اور والیہ بھوپال نواب شاہجہان بیگم سے ان کی شادی ہوئی تھی۔ شادی کر لینے کی وجہ سے شاید ان کی شہرت میں خاصا اضافہ ہو گیا تھا۔ آپ نے دینی کتابوں کی اشاعت کے لئے بھی خاص جدوجہد کی تھی۔ اس لئے حضرت اقدس نے نواب صدیق حسن خان صاحب کو ایک درد دل رکھنے والا مسلمان سمجھ کر براہین احمدیہ کی اشاعت میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی تحریک پر تو انہوں نے 15، 20 جلدیں خریدنے پر آمادگی کا اظہار کیا مگر پھر دوبارہ یاد دہانی پر گورنمنٹ انگریزی کے خوف کا بہانہ بنا کر صاف انکار کر دیا اور براہین احمدیہ کا پیکٹ جو انہیں پہنچ چکا تھا اسے چاک کر کے، پھاڑ کر واپس بھیج دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک مرید حافظ احمد علی صاحب کا بیان ہے کہ جب کتاب واپس آئی تو اس وقت حضرت اقدس اپنے مکان میں ٹہل رہے تھے، کتاب کی یہ حالت دیکھ کر کہ وہ پھٹی ہوئی ہے اور نہایت بری طرح اس کو خراب کیا گیا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ متغیر ہوا اور غصے سے سرخ ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ عمر بھر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے غصے کی حالت میں نہیں دیکھا۔ آپ کے چہرے کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ میں غیر معمولی ناراضگی کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے، آپ بدستور ادھر ادھر ٹہلتے رہے اور خاموش تھے کہ یکایک آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے۔ اچھا تم اپنی گورنمنٹ کو خوش کر لو، نیز یہ دعا کی کہ ان کی عزت چاک کر دی جائے۔ اس کے بعد جب براہین احمدیہ کا چوتھا حصہ حضور نے تحریر فرمایا تو اس میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نواب صاحب کے اس خلاف اخلاق فعل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ:۔

’’ہم بھی نواب صاحب کو امید گاہ نہیں بناتے بلکہ امید گاہ خداوند کریم ہی ہے اور وہی کافی ہے (خدا کرے گورنمنٹ انگریزی نواب صاحب پر بہت راضی رہے)۔‘‘

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ 320)

حضرت اقدس کی اس تحریر کے کچھ مہینوں بعد اس گورنمنٹ انگریزی نے جس کی خوشنودی کی خاطر نواب صاحب نے براہین احمدیہ کے خریدنے سے انکار کیا تھا، آپ پر ایک سیاسی مقدمہ بنا دیا اور نوابی کا خطاب بھی نواب صدیق حسن خان سے واپس لے لیا جس کی وجہ سے نواب صاحب کو بے انتہا پریشان

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلوٰۃُ ھِیَ الدُّعَآء

(نماز ہی دعا ہے)

منجانب

طالب دعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینٹنک لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222, 2248-1652
2243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

ہونا پڑا۔ان مسائل سے نکلنے کے لئے انہوں نے بہت کوشش کی، بہت ہاتھ پاؤں مارے لیکن کوئی کوشش کارگر نہ ہوئی۔اس کے متعلق حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

’’نواب صاحب صدیق حسن خان پر جو یہ ابتلا پیش آیا وہ بھی میری ایک پیشگوئی کا نتیجہ ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے۔انہوں نے میری کتاب براہین احمدیہ کو چاک کر کے واپس بھیج دیا تھا۔میں نے دعا کی تھی کہ ان کی عزت چاک کر دی جائے سو ایسا ہی ظہور میں آیا۔‘‘

(تتمہ حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22صفحہ470حاشیہ)

نواب صاحب کو جب اپنے قصور کا احساس ہوا (کچھ عرصے کے بعد ان کو احساس ہو گیا تھا کہ میرے سے غلطی ہوگئی ہے) پھر انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑے انکسار کے ساتھ بذریعہ خط دعا کی درخواست کی۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

’’تب میں نے اس کو قابل رحم سمجھ کر اس کے لئے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ سرکوبی سے اس کی عزت بچائی گئی .... خر کچھ مدت کے بعد ان کی نسبت گورنمنٹ کا حکم آگیا کہ صدیق حسن خان کی نسبت نواب کا خطاب قائم رہے۔‘‘

(تتمہ حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22صفحہ470)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کی قبولیت کے ایک علمی معجزے کے بارے میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ نے لکھا ہے کہ اپنے ابتدائی ایام تصانیف میں (جب شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کتابیں لکھ رہے تھے) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوئی کتاب عربی زبان میں نہیں لکھی تھی بلکہ تمام تصانیف اردو میں یا نظم کا حصہ فارسی میں لکھا۔ایک دفعہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کیا کہ حضور کچھ عربی میں بھی لکھیں۔تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی سادگی اور بے تکلفی سے فرمایا کہ میں عربی نہیں جانتا۔مولوی عبدالکریم صاحب بے تکلف آدمی تھے، انہوں نے عرض کیا کہ میں کب کہتا ہوں کہ حضور عربی جانتے ہیں، میری غرض تو یہ ہے کہ کوہِ طور پر جائیے اور وہاں سے کچھ لائیے۔فرمایا ہاں دعا کروں گا۔(ان کا مطلب یہ تھا کہ دعا کریں، اللہ میاں سے مانگیں) اس کے بعد آپ تشریف لے گئے اور جب دوبارہ باہر تشریف لائے تو ہنستے ہوئے فرمایا کہ مولوی صاحب میں نے دعا کر کے عربی لکھنی شروع کی تو یہ بہت ہی آسان معلوم ہوئی۔چنانچہ پہلے میں نے نظم ہی لکھی اور کوئی سو شعر عربی میں لکھ کر لے یا ہوں، آپ سنئے۔یہ عربی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی تصنیف تھی اور کتاب آئینہ کمالات اسلام میں درج ہوئی۔اس کے بعد آپ نے کئی کتابیں عربی میں تصنیف کیں اور زمانے بھر کے علماء کو چیلنج کیا کہ کوئی آپ کے مقابلے میں ایسی فصیح و بلیغ، معنی و معارف اور حقائق سے پُر عبارت عربی زبان میں لکھ کر دکھائے مگر کسی کو طاقت نہیں ہوئی کہ اس مقابلے کے لئے کھڑا ہوتا۔لکھتے ہیں کہ الغرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام کاروبار کا انحصار دعاؤں پر تھا۔آپ کی زندگی کے اوقات کا اکثر حصہ دعاؤں میں گزرتا تھا۔ہر کام سے قبل آپ دعائیں کیا کرتے تھے اور اپنے دوستوں کو بھی دعاؤں کی طرف متوجہ کرتے رہتے تھے۔دعا کو آپ ایک عظیم الشان نعمت یقین کرتے تھے کسی اور ذریعے کو آپ ایسا عظیم التاثیر نہیں بتلاتے تھے جیسا کہ دعا ہے اور دعا کو اسباب طبیعہ میں سے ایک سبب بتلاتے تھے۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعودؑ از شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ527,526)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

’’یاد رہے کہ خدا کے بندوں کی مقبولیت پہچاننے کے لئے دعا کا قبول ہونا بھی ایک بڑا نشان ہوتا ہے بلکہ استجابت دعا کی مانند اور کوئی بھی نشان نہیں۔کیونکہ استجابت دعا سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک بندہ کو جناب الٰہی میں قدر اور عزت ہے۔اگرچہ دعا کا قبول ہو جانا ہر جگہ لازمی امر نہیں۔کبھی کبھی خدائے عزّ وجل اپنی مرضی بھی اختیار کرتا ہے۔لیکن اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ مقبولین حضرتِ عزّت کے لئے یہ بھی ایک نشانی ہے کہ بہ نسبت دوسروں کے کثرت سے ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور کوئی استجابت دعا کے مرتبہ میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ ہزارہا میری دعائیں قبول ہوئی ہیں۔اگر میں سب کو لکھوں تو ایک بڑی کتاب ہو جائے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد 22صفحہ 334)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

’’دعا اور استجابت میں ایک رشتہ ہے کہ ابتداء سے اور جب سے کہ انسان پیدا ہوا برابر چلا آتا ہے۔جب خدا تعالیٰ کا ارادہ کسی بات کے کرنے کے لئے توجہ فرماتا ہے تو سنت اللہ یہ ہے کہ اس کا کوئی مخلص بندہ اضطرار اور کرب اور قلق کے ساتھ دعا کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے اور اپنی تمام ہمت اور تمام توجہ اس امر کے ہو جانے کے لئے مصروف کرتا ہے۔تب اُس مرد فانی کی دعائیں فیوض الٰہی کو آسمان سے کھینچتی ہیں اور خدا تعالیٰ ایسے نئے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن سے کام بن جائے .... یہی دعا ہے جس سے خدا پہچانا جاتا ہے اور اس ذوالجلال کی ہستی کا پتہ لگتا ہے جو ہزاروں پردوں میں مخفی ہے۔دعا کرنے والوں کے لئے آسمان زمین سے نزدیک آجاتا ہے اور دعا قبول ہو کر مشکل کشائی کے لئے نئے اسباب پیدا کئے جاتے ہیں۔اور ان کا علم پیش از وقت دیا جاتا ہے اور کم سے کم یہ کہ میخ آہنی کی طرح قبولیت دعا کا یقین غیب سے دل میں بیٹھ جاتا ہے‘‘۔جس طرح کہ کیل گڑ جاتی ہے اس طرح لگتا ہے کہ دل میں کوئی چیز کھب گئی ہے۔کیونکہ دعا قبول ہوگئی ہے، دل یہ گواہی دیتا ہے۔فرماتے ہیں کہ ’’سچ یہی ہے کہ اگر یہ دعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خداشناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔دعا سے الہام ملتا ہے۔دعا سے ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ کلام کرتے ہیں۔جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق اور صفا کے قدم سے دعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے تب وہ زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے جو لوگوں سے پوشیدہ ہے۔دعا کی ضرورت نہ صرف اس وجہ سے ہے کہ ہم اپنے دنیوی مطالب کو پا دیں بلکہ کوئی انسان بغیر ان قدرتی نشانوں کے ظاہر ہونے کے جو دعا کے بعد ظاہر ہوتے ہیں اس سچے ذوالجلال خدا کو پا ہی نہیں سکتا جس سے بہت سے دل دُور پڑے ہوئے ہیں۔نادان خیال کرتا ہے کہ دعا ایک لغو اور بیہودہ امر ہے مگر اسے معلوم نہیں کہ صرف ایک دعا ہی ہے جس سے خداوند ذوالجلال ڈھونڈنے والوں پر تجلی کرتا اور اَنَا الْقَادِر کا الہام ان کے دلوں پر ڈالتا ہے۔ہر ایک یقین کا بھوکا اور پیاسا یاد رکھے کہ اس زندگی میں روحانی روشنی کے طالب کے لئے صرف دعا ہی ایک ذریعہ ہے جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین بخشتا اور تمام شکوک و شبہات دور کر دیتا ہے کیونکہ جو مقاصد بغیر دعا کے کسی کو حاصل ہوں وہ نہیں جانتا کہ کیونکر اور کہاں سے اس کو حاصل ہوئے۔‘‘

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14صفحہ 240,239)

اللہ تعالیٰ ہمیں دعاؤں پر مزید یقین عطا فرمائے اور اپنے فضل سے اس کو ہمیشہ بڑھاتا چلا جائے تاکہ خدا تعالیٰ پر ایمان اور یقین اور اس کے قادر و توانا ہونے کا فہم و ادراک ہمیں اس کے قریب تر کرتا چلا جائے اور ہم اس کے مقربوں میں شمار ہونے لگ جائیں۔

❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے
دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1۔ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2۔دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3۔سورۃ فاتحہ روزانہ کم از کم سات مرتبہ پڑھیں۔

4۔﴿رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ﴾ (البقرۃ251)
(ترجمہ):اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔
(روزانہ کم از کم 11مرتبہ پڑھیں)

5۔﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً۔اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔﴾
(آل عمران:9)
(ترجمہ) : اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔(روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6۔اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔
(ترجمہ):اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔(روزانہ کم از کم 11مرتبہ پڑھیں)

7۔اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔
(ترجمہ):مَیں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور مَیں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔
(روزانہ کم از کم 33مرتبہ پڑھیں)

8۔سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔
(ترجمہ):اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اور بہت عظمت والا ہے اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر۔(روزانہ کم از کم 33مرتبہ پڑھیں)

9۔درود شریف روزانہ کم از کم 33مرتبہ پڑھیں۔

دعاؤں کی عادت ڈالیں اور یہی روح اپنی اولاد میں بھی پیدا کریں۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

سفرنامہ آسٹریلیا

(۲)

کنارے کنارے

((منور خالد، جرمنی))

26 اپریل نیوزی لینڈ ایئرلائن کے ذریعہ فجی روانہ ہوئے تو پتہ چلا فجی جانے سے پہلے یہ ہمیں اپنے گھر لے جائیں گے یعنی نیوزی لینڈ کے شہر Auckland جہاں سے صبح سات بجے دوسرا جہاز فجی لے کر جائے گا۔ چنانچہ رات گیارہ بجے ہمیں Auckland اتار دیا گیا کہ صبح سات بجے تک کڑوی چائے پی کر گزارہ کرو تا کہ نیند نہ ائے۔

27 اپریل صبح سات بجے فجی کیلئے روانہ ہوئے تو جہاز چھوٹا سا تھا۔ اگر چہ ہم بحرالکاہل پر اُڑ رہے تھے مگر کاہلوں کو بھی کبھی کبھی انگڑائی آ ہی جاتی ہے اور یہ صبح کا وقت غالباً انگڑائی لینے کا ہی تھا اس لئے ہوا کے ہلکے سے تھپیڑے پر ہمارا جہاز اس اونٹ کی طرح جس پر زیادہ وزن لاد دیا گیا ہو بلبلانے لگتا اور ہمیں بار بار بیلٹ باندھنے بلکہ باندھے رکھنے کا حکم ملتا رہا۔

آخر 10 بجے صبح فجی کے Nandi ایئرپورٹ پر اتار دیا مگر مجھے تو جہاں جلسہ تھا یعنی Suva جانا تھا جو دوسو کلومیٹر دور تھا ایک صاحب نے مشورہ دیا یہاں سے ٹاؤن چلے جاؤ۔ وہاں سے ٹیکسیاں فی کس 17 ڈالر لے کر سودا لے جاتی ہیں ٹاؤن پہنچا تو ٹیکسی تو تھی مگر سواریاں ندارد کیونکہ اُسے چار سواریاں لیکر جانا تھا غالباً خود اُسے بھی واپس جانے کی جلدی تھی اس لئے بولا اگر تم دو سواریوں کا کرایہ یعنی 34 ڈالر دو تو میں تم کو اکیلے ہی لے چلتا ہوں سودا سستا تھا فوراً حامی بھر لی اور چل پڑے چند ہی لمحوں بعد جب وہ ساحل سمندر کے ساتھ ہی سڑک پر رواں تھا تو میں دونوں طرف سے حسن اور حسین مناظر میں کھو گیا ایک طرف دور تک سمندر اور جگہ جگہ خوبصورت Resort بنے ہوئے تو دوسری طرف پہاڑیوں پر ناریل۔ پپیتا، آم کے گھنے درختوں کی بہار، مٹی کا رنگ کہیں مٹیالا تو کہیں سرخ جس پر اُگی ہوئی بیلیں بھی سرخ، جوں جوں گاڑی آگے بڑھتی رہی ہریالی اور خوبصورتی میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔

ڈرائیور نے ایک جزیرہ کے بارے میں بتایا کہ یہاں واحد جگہ ہے جہاں سرخ جھینگا پایا جاتا ہے ایک جگہ گاڑی روک کر ناریل کا پانی بھی پیا۔ ایک جگہ ڈرائیور نے اپنے لئے Daloplan کی جڑیں بھی خریدیں جرمنی میں افریقی دکانوں پر کیلی کی پتیوں کے نیچے کالے رنگ کا خربوزہ نما پھل دیکھ کر ہم حیران ہوا کرتے تھے مگر پتہ نہ تھا کہ فجین لوگوں کی محبوب غذا ہے اور فجی جا کر ہمیں بھی اس سے واسطہ پڑے گا یہ لوگ اسے چھیل کر آلو کی طرح کاٹ کر پکاتے ہیں مگر آلو میں یہ خوبی ہے کہ دباؤ تو چورا ہو جائے گا مگر یہ Dalo اتنا گوندنما ہے کہ مشکل سے ٹوٹے گا اور نہ ہی اس میں شوربہ جذب ہوگا چاول بھی ان کی اولین پسندیدہ غذا ہے، ہم نے اچھے اچھے معزز فجین کو دیکھا کہ وہ ہاتھ سے انگلیوں کے دباؤ کے ساتھ اس ڈالو اور شوربہ کو آپس میں مکس کرتے ہیں۔ ہم ایک دو دن تو چمچ کا تکلف کرتے رہے مگر پھر جیسا دیس ویسا بھیس کہ یہ ہاتھ سے ہی صحیح طور پر کھایا جاسکتا ہے خواہ شوربہ کہنیوں تک کیوں نہ آجائے۔ الغرض یہ 200 کلومیٹر کا فاصلہ تین گھنٹے میں طے ہوا اور یوں لگا ہم جنت میں سیر کرکے آئے ہیں۔

فجی میں ٹیکسی بہت سستی ہے تین ڈالر میں شہر کے ایک حصے سے کسی بھی دوسرے حصے جزائر بحرالکاہل تک جاسکتے ہیں ہر شہر سمندر کے کنارے ہی ہے۔

جزائر بحر الکاہل جنہیں Pasfic Island کہا جاتا ہے فجی ان میں سب سے بڑا ہے اور سلجھا بھی ہے۔ فجین بھی ملٹی کلچرل سوسائٹی ہے جس میں ہندوستانی اور یجن اور افریقی اور یجن اور موری لوگوں پر مشتمل ہے فجین کی ایک بات قابل تعریف ہے کہ انہوں نے اپنی زبان چھوڑی نہ کلچر، دوسری بات یہ کہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں کثرت سے پھیل رہے ہیں۔ اور اب تو امریکہ اور کینیڈا میں بھی جانا شروع ہو گئے ہیں۔ محنتی اور ذمہ دار قوم ہے جو ڈیوٹی لگاؤ ذمہ داری سے پوری کریں گے۔ ابتدائی زمانہ میں ہندوستان سے گنا کی کاشت کیلئے جو مزدور لائے گئے جنہوں نے اپنے آپ کو سنبھالا وہ تو بہت امیر اور جاگیردار بن گئے مگر جو محض مزدوری کرتے اور نشے کرتے رہے وہ غریب ہی رہے۔ کاروبار پر ہندوؤں کی اجارہ داری ہے دکانداروں نے حفاظتی جالیاں لگائی ہوئی ہیں کیونکہ دن دہاڑے لٹ جانے کا خطرہ ہے ایک سردار جی نے بتایا کہ پنچکس دکھا کر بھی لوٹ لے جاتے ہیں اس لئے جالی کے پیچھے بیٹھ کر سودا دیتے ہیں فجی میں آج کل الیکشن کا زمانہ تھا۔ فجی کے علاوہ دوسرے جزائر میں آج سے ہزار سال پہلے کے عرب میں کہ جس کے جتنے اونٹوں کے گلے یا بھیڑ بکریوں کے ریوڑ ہوتے وہ اسکی امارت کی بنیاد ہوتے مگر ان جزائر میں جس کے جتنے سوروں کے ریوڑ ہوں اتنا ہی وہ امیر سمجھا جاتا ہے اب کچھ رجحان مچھلی ماہی گیری کی طرف ہو رہا ہے تو انی اور لمباسہ کے جزائر فجی سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں sawa پنجابی میں سبز کو کہتے ہیں sawa اور suva کے شہروں کے نام ان کی ہریالی کے غماز ہیں استوائی خطے میں ہونے کی وجہ سے گرمی اور پسینہ اتنا آتا ہے کہ ہر روز کپڑے بدلنا پڑیں گے بلکہ بعض اوقات دن میں دو دو بار بھی ۔لمباسہ سے ڈیٹ لائن بھی گذرتی ہے۔

28 اور 29 تاریخ کو جلسہ تھا جس میں انڈین سفیر بھی آیا۔ 3 مئی کو ایک بار پھر نیوزی لینڈ کے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آک لینڈ آیا۔ 5 اور 6 مئی کو جلسہ ہوا جس میں دوسو کے قریب افراد شامل ہوئے ان میں اکثریت فجین نژاد لوگوں کی تھی اگر چہ چند پاکستانی بھی ہیں خاص طور پر مکرم افضل صادق صاحب نے ہمیں بہت اخلاص سے سیر کرائی۔ 1908ء میں ہونے والے پہلے نیوزی لینڈ کے مسلمان Mr. Wreg کی قبر پر دعا کی بھی توفیق پائی۔

آیئے چند جگہوں کی سیر آپ کو بھی کرادیں لیکن پہلے یہ بتادیں کہ نیوزی لینڈ اور دیگر جزائر میں مختلف نسلوں کے لوگ آباد ہیں ان جزائر میں ساموآ، کوک، پالماٹوآ، اور سولومن آئیلینڈ شامل ہیں۔ ان میں فجین، بنواتو میلے (یعنی میلے سانولے لوگ) میکرو (یعنی چینی نسل کے چھوٹے قد والے) کری پاس اور نیوتو میں آباد ہیں جبکہ یہاں کی قدیم ترین نسل موری ہے۔

Mount one tree:: بڑی خوبصورت پہاڑی پر موری نسل کی یاد میں ایک بلند مینار بنا کر سیاحوں کی توجہ کا خاص مرکز بنا دیا ہے۔ شہر کا نظارہ بہت خوبصورت نظر آتا ہے۔

Mount Eden:: یہ بھی ایک خوبصورت پہاڑی ہے جس کی چوٹی پر کسی میٹر یو یا لاوے کا پتھر گرنے سے 200 میٹر گہرے اور اتنے ہی قطر کا خوبصورت پیالہ بنا دیا ہے جو اپنی خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہے اور سیاحوں کی توجہ کا مرکز۔ اس جگہ ایک گول پلیٹ بھی لگی ہوئی ہے جس پر دنیا کے بڑے بڑے شہروں کی سمت اور فاصلہ تحریر ہے جس میں بمبئی کا نام شامل ہے پاکستان کا کوئی شہر شامل نہیں نہ ہی مکہ اور مدینہ کا نام البتہ بحرین کا نام شامل ہے۔ شہر کا نظارہ قابل دید ہے۔

Daven Port:: ایک خوبصورت بندرگاہ ہے جہاں سے فیری پر سمندر اور شہر کا نظارہ کیا جاسکتا ہے۔

Mount Victoria:: خوبصورت پہاڑی جس پر 1880 کی توپ اپنے مورچے کے ساتھ نصب ہے جو 10 کلومیٹر تک سمندر کی اور شہر کی حفاظت کے لئے گولہ پھینک سکتی تھی۔ یہاں سے بھی شہر کا خوبصورت نظارہ نظر آتا ہے۔ نیوزی لینڈ کی کل آبادی چار ملین ہے جبکہ صرف آک لینڈ کی آبادی ایک ملین ہے۔ دوسرے نمبر پر کرائسٹ چرچ۔ تیسرے نمبر پر "ماناکاؤ" اور دارالحکومت ولنگٹن ان کے بعد آتا ہے۔ تمام نیوزی لینڈ ہریالی سے بھرا ہوا ہے۔ KIWI کا یہ وطن بہت ہی خوبصورت ہے۔

اب تک تو ہم اس اضافی ٹکٹ پر سفر کر رہے تھے جو ہم نے وہاں جا کر خریدی تھی مگر میری اصل ٹکٹ واپسی کی سڈنی ٹو کیو فرنکفرٹ تھی۔ اس لئے نیوزی لینڈ کا جلسہ دیکھنے کے بعد مجھے اپنی اصل ٹکٹ پر سفر کرنے کے لئے واپس سڈنی آنا پڑا ایک عزیز آفتاب ایئرپورٹ پر لینے کے لئے موجود تھا۔ بہت سی دعوتیں ملی ہوئی تھیں مگر میرے پاس ایک رات ہی تھی اس لئے اپنے بہت پیارے ساتھی مکرم سیف علی صاحب کے بیٹے اور مکرم حیدر علی صاحب ظفر کے بھتیجے خالد کی دعوت ہی قبول کرسکے ان کے ہاں ہماری نواسی ہے۔ لئیق صاحب بھی ادھر ہی آ کر مل گئے اور خالد صبح منہ اندھیرے ہمیں دوبارہ ایئرپورٹ چھوڑ گیا۔ جہاں سے ہم جاپان کے لئے روانہ ہوئے ایک بار پھر Leg free سیٹ مل گئی شام چھ بجے ہم ٹوکیو پہنچ گئے لیکن چونکہ ہم نے ٹوکیو سے ناگویا 325 کلومیٹر جانا تھا اور سن رکھا تھا کہ NARITA ایئرپورٹ سے ٹوکیو ریلوے سٹیشن کافی دور اور پہنچنا کافی دشوار تھا اس لئے ایک بار پھر نعیم صاحب کو مدد کی درخواست کی جو آگئے اور ڈیڑھ گھنٹہ میں تین گاڑیاں تبدیل کر کے وہ ہمیں ٹوکیو بلٹ ٹرین پر سوار کرا گئے اگر وہ نہ آتے تو واقعی یہ کافی مشکل تھا کہ ہم تو "کونی چوا" اور آری گاتو" سے آگے جاپانی سے نابلد تھے۔ بلٹ ٹرین 325 کلومیٹر کا فاصلہ ڈیڑھ گھنٹے میں طے کر آئی اور ہم ناگویا پہنچ گئے جہاں ایک دوست ہمیں لینے آئے ہوئے تھے جنہوں نے لے جا کر ایک ہوٹل میں ٹھہرا دیا جہاں امریکہ کے نائب امیر مکرم زندہ محمود باجوہ صاحب اور اقبال صاحب کے علاوہ کینیڈا سے مکرم چوہدری اختر ورک صاحب اور ان کی بیگم بھی اسی ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ جاپان جسے دیکھنے کی حسرت مدت سے تھی دیکھا اور دیکھتے ہی رہے۔ دنیا کا سب سے صاف ستھرا ملک۔ مکرم مبشر احمد صاحب زاہد نے جو مرحوم محمد اشرف ناصر صاحب مربی سلسلہ کے داماد ہیں نے تو خدمت کی حد کر دی اور ان کے اخلاص پر شرمندگی ہوتی تھی۔ بارہ اور تیرہ مئی کو جلسہ تھا۔

چودہ مئی کو ہم ناگویا سے بذریعہ روڈ ٹوکیو کے لئے روانہ ہوئے تو پتہ چلا کہ جاپان کتنا خوبصورت ہے ہر طرف ہریالی اور دونوں طرف پہاڑیوں پر سبزہ کے ساتھ ساتھ جاپانی قوم کی ہر بات میں خوبصورتی پیدا کرنے کی حس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ پہاڑیوں پر کاشت شدہ چائے کے پودوں کو مختلف خوبصورت ڈیزائنوں میں اس طرح ڈھالا گیا تھا کہ محنت اور فن لطیف سے ان کے لگاؤ کا منہ بولتا ثبوت تھا کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد ایک طرف پھر بحرالکاہل نے لے لی مگر دوسری طرف پہاڑوں کی خوبصورتی مزید بڑھتی رہی۔ یہاں تک کہ بحرالکاہل ایک طرف ہٹ گیا اور ہم دونوں طرف خوبصورت پہاڑیوں میں گھر گئے۔ آدھا راستہ طے کرنے پر جاپان کی سب سے اونچی چوٹی فوجی نظر آئی دور سے اس کی برف پوش چوٹی یوں لگتا تھا کوئی دلہن سفید لباس پہنے ہوئے ہے۔ جاپانی قوم ہر اچھی چیز کا احترام کرتی ہے اور اس کا نام لیتے وقت اس کے ساتھ "سان" یعنی

باقی صفحہ 15 پر دیکھیں

دُنیا کے ھادی

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

غیر مسلم عورتوں کی نظر میں

مبارک احمد شاد معلم جماعت احمدیہ شملہ ہماچل پردیش

اس زمانہ کی بعض غیر مسلم خواتین کی حقائق سے لبریز اور عقیدت میں ڈوبی ہوئی تحریریں پیش ہیں جو اُنہوں نے آنحضرتؐ کی صداقت، عظمت، پاکیزہ سیرت اور بنی نوع انسان پر آپ کے بیش بہا احسانات سے لوگوں کو واقف کرانے کیلئے لکھی ہیں۔

شریمتی راج کماری یادیری صاحبہ بی اے

لکھتی ہیں کہ ہر پیغمبر لازمی طور پر ایک ریفارمر ہوتا ہے ایک پیغمبر کی بعثت کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے کہ جب دنیا سے حق و صداقت مفقود ہو کر ظلم و عدوان کی حکومت قائم ہو جاتی ہے اور جب لوگ اپنے خالق اور مالک کو بھول کر معبودان باطلہ کی پرستش اور عبادت کرنے لگتے ہیں آنحضرت بھی ایک مصلح تھے اور واقعات کی بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ آپؐ دُنیا کے مصلح اعظم تھے حضرت عیسٰی علیہ السلام اور مہاتما گوتم بُدھ کے متعلق بھی اس قسم کے دعویٰ کئے جاتے ہیں اور بہت سے لوگ ان دونوں بزرگوں کو دُنیا کے سب سے بڑے مصلح قرار دیتے ہیں۔ ان دونوں ہستیوں کے مصلح ہونے سے بھی انکار نہیں اور دُنیا پر اُنہوں نے اپنے وقت میں جو کچھ احسان کیا ہے اس کا بھی دل سے اعتراف ہے لیکن اگر ذرا دقت نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ مصلح اعظم کا خطاب سب سے زیادہ جس ہستی پر پھبتا ہے وہ حضرت محمدؐ ہیں۔ حضرت عیسٰیؑ کی تو حقیقت یہ ہے کہ اپنی زندگی میں اپنے مشن میں کامیاب نہ ہوئے اور مذہب عیسوی کو جو کچھ ترقی ہوئی وہ آپ کے بعد آپ کے معتقدین کی کوششوں کا نتیجہ ہے اس لئے مصلح اعظم کا خطاب تو صرف اس بنا پر ان سے واپس لیا جاسکتا ہے کہ وہ اپنی قوم کی اصلاح کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے اور ان کی مدت حیات میں کوئی ان کی تعلیمات کی طرف متوجہ ہی نہ ہوا۔ ان کے مصلح اعظم نہ ہونے کی اور بھی بہت سی وجوہات ہیں اور وہ یہ کہ ان کی تعلیمات میں جہاں بہتر سے بہتر اور پسندیدہ اجزاء موجود ہیں وہاں بعض چیزیں ایسی بھی ملتی ہیں جن کے متعلق یہی کہنا پڑتا ہے کہ وہ اس دُنیا کے انسانوں کے لئے نہیں تھیں ان کا یہ حکم کہ اگر کوئی تمہارے داہنے گال پر طمانچہ مارے تو تم بایاں گال بھی اس کے آگے کر دو ایک ایسا حکم ہے جس کی پابندی شاید خود ان کیلئے بھی دشوار ہی ہوتی اور یہ تو یقینی ہے کہ ایک بھی عیسائی خواہ وہ مذہب کا کتنا ہی سچا عاشق کیوں نہ ہو اس حکم کی تعمیل ہرگز نہیں کرسکتا۔ مہاتما بدھ کا مشن نسبتاً کامیاب رہا اور اُنہوں نے اپنی کوشش کا نتیجہ اپنی زندگی میں ہی اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا لیکن جہاں تک تعلیمات کا تعلق ہے ہمیں ان کے ارشادات میں بھی بہت سی ایسی ہی باتیں ملتی ہیں جو انسان کیلئے ناقابل عمل ہیں یا کم از کم ایسی ہیں کہ ان پر عملدرآمد کیا جائے تو دُنیا کے انسان کو ترقی کے کئی زینے نیچے اُترنے پڑیں گے۔

حضرت عیسٰی اور مہاتما بدھ دونوں کی تعلیم کا اصل اصول رہبانیت یا دُنیا سے ترک تعلق ہے اور بدقسمتی سے یا خوش قسمتی سے انسان صرف اس لئے پیدا ہوا ہے کہ اس دُنیا میں رہے اور اپنے گرد و پیش کی چیزوں سے تعلقات رکھے دونوں کی تعلیمات میں رحم کرنے کی تلقین بدرجہ اتم کی گئی ہے لیکن رحم کی افراط فی الحقیقت ظلم کا دوسرا نام ہے ایک ڈاکو پر رحم کرنے کے معنے اس کے سوا اور کیا ہو سکتے ہیں کہ ہم بہت سے نیک اور اچھے لوگوں پر ظلم کر رہے ہیں جنہیں وہ لوٹے گا رحم کے استعمال کو صحیح اور مناسب اسی وقت کہا جاسکتا ہے کہ جب تک وہ انصاف پر غالب نہ آئے اور اس معاملہ میں شاید کسی مذہب کی تعلیمات بھی اسلام کا مقابلہ نہیں کرسکتیں جو اپنے پیرؤوں کو نہایت سختی کے ساتھ حکم تو دیتا ہے انصاف کرنے کا لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ بھی بتا دیتا ہے کہ خدا معاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے اور اس کے معنی یہی نکلتے ہیں کہ اگر کسی دوسرے پر ظلم نہیں ہوتا تو ہمیں ضرور رحم ہی کرنا چاہئے لیکن ایک شخص پر رحم کر کے دوسرے پر ظلم کرنا کسی طرح بھی جائز نہیں آنحضرتؐ اس لحاظ سے بھی سب سے زیادہ کامیاب مصلح تھے کہ آپ کی تعلیمات کو آپ کی زندگی میں ہی عالمگیر شہرت اور مقبولیت حاصل ہوگئی اور اس لحاظ سے بھی آپ کی تعلیمات کا مقصد انسان کو فرشتہ یا کوئی اور چیز بنانا نہ تھا بلکہ انسان کامل بنانا تھا آج مہذب اور متمدن دُنیا اپنی ترقیوں اور کامیابیوں پر جس قدر چاہے ناز کرے لیکن یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ اگر دنیا میں اسلام اور پیغمبر اسلام کا ظہور نہ ہوا ہوتا تو علم و فن اور تمدن و تہذیب سب یورپ کے تنگ نظر اور نفس پرست عیسائی راہبوں اور پادریوں کے ہاتھوں کبھی کے فنا ہو چکے ہوتے اور دُنیا انسانی ترقی کی اتنی اُونچی منزل پر پہنچنے کی بجائے پستی اور ذلت کے غار میں پڑی ہوتی دُنیا سے غلامی اور شہنشاہی مٹا کر مساوات قائم کرنا اور دنیائے انسانی کی آدھی آبادی یعنی فرقہ نسواں کو ذلت اور غلامی کے گڑھے سے نکال کر مردوں کے پہلو بہ پہلو لا بٹھانا اسلام کے ایسے کارہائے نمایاں ہیں کہ جن پر تمدن مدت العمر ناز کریگا اور حصول علم ہر مرد و عورت پر فرض کر دینا اور علم کی تلاش میں انہیں ساری دُنیا میں مارے مارے پھرنے کا حکم دینا اسلام کے ایسے کارنامے ہیں کہ جن کے احسان سے تہذیب کبھی سر نہیں اُٹھا سکتی۔

(رسالہ پیشوا نمبر 6-8 صفحہ 147)

شریمتی سوشیلا بائی صاحبہ

شریمتی سوشیلا بائی صاحبہ لکھتی ہیں میرے دل میں اس شخص کی محبت اور عظمت پیدا ہو جاتی ہے جو مظلوموں اور بیکسوں کی حمایت کیلئے کھڑا ہو۔ لوگوں سے یہ کہہ دینا کہ چوری نہ کرو، ظلم نہ کرو، انصاف کیا کرو ہر وقت خدا سے ڈرتے رہا کرو جھوٹ نہ بولا کرو ایسی معمولی اور عام باتیں ہیں کہ ایک بالکل معمولی شخص بھی اگر دوسروں کو نصیحت کرنے کیلئے کھڑا ہوگا تو یہی سب کچھ کہے گا اس لئے کسی مذہبی پیشوا نے اگر صرف یہی دو چار نصیحتیں اپنے پیرؤوں کو کی ہیں تو اس میں کوئی خاص خوبی نہیں سمجھی جاسکتی لیکن اگر ان عام اور معمولی نصیحتوں سے آگے بڑھ کر اس نے کوئی کام ایسا کیا ہے کہ جس سے تمام انسانوں کو یا انسانوں کے ایک بیکس اور مظلوم طبقہ کو حقیقی فائدہ پہنچے تو وہ ضرور اس قابل ہے کہ ہم اس کی سچے دل سے عزت کریں حضرت محمد ﷺ نے ایک سے زیادہ ایسے کام کئے ہیں جن کی بدولت کمزوروں اور بیکسوں کو اُبھرنے اور ترقی کرنے کا موقعہ مل گیا آپؐ جب اس دُنیا میں آتے ہیں تو اس وقت انسانی دُنیا کے دو گروہ حد سے زیادہ بیکسی اور مظلومی کی حالت میں پڑے ہوئے تھے اور کوئی ان کا پرسان حال نہ تھا ان دو ستم رسیدہ گروہوں میں سے ایک گروہ تو ان بدنصیب لوگوں کا تھا جو اچھے خاصے انسان ہونے کے باوجود بھیڑ بکریوں کی طرح دوسرے انسانوں کے ہاتھ بیچے جاتے تھے اور جس شخص نے تھوڑے سے روپے کے بدلے میں ان انسانوں کو خریدا ہے وہ ان کی جان و مال کا ایسا مالک بن جاتا تھا کہ جب چاہے اُنہیں بے خطا اور بے قصور قتل کر دے اور کوئی اس سے یہ بھی نہ پوچھے کہ تیرے منہ میں کتنے دانت ہیں حضرت محمد ﷺ نے اپنے پیرؤوں کو حکم دیا کہ کوئی آزاد انسان بیچا نہیں جائے گا اور اس طرح گویا آئندہ کے لئے غلام بنانے کا یہ سلسلہ روک دیا جو غلام پیشتر اس حالت میں موجود تھے اُن کیلئے آپ نے لوگوں کو طرح طرح سے آمادہ کیا کہ اُنہیں آزاد کر دیں۔ چنانچہ بہت سے گناہوں کا آپؐ نے یہ کفارہ مقرر کر دیا کہ اگر کوئی شخص یہ گناہ کرے تو اُسے چاہئے کہ ایک غلام آزاد کر دے ان کوششوں کے بعد جو تھوڑے سے غلام باقی رہے ان کے متعلق آپؐ نے بڑی سختی اور تاکید کے ساتھ بار بار یہ حکم دیا کہ اُنہیں کسی قسم کی تکلیف نہ دی جائے اور انہیں اپنا بھائی سمجھا جائے میں نے پڑھا ہے اور میرے دل پر اس کا اثر بھی ہوا ہے کہ آپؐ نے اس وقت جب آپؐ کا بالکل آخری وقت تھا اور بیماری کی تکلیف انتہا کو پہنچی ہوئی تھی جو آخری وصیت اپنے پیرؤوں کو کی تھی اس میں بھی غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا شامل ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دُنیا کے اس عظیم الشان مصلح کے دل سے یہ بات لگی ہوئی تھی کہ دُنیا سے غلامی کا نشان مٹا دے دوسرا فرقہ جس کی حالت بہت قابل رحم تھی عورتوں کا فرقہ تھا مرد طاقتور تھے مرد محنتی تھے اور جفاکش تھے اور ہر قسم کے ہنر جن کے ذریعہ سے دولت یا روزی پیدا کی جاسکے مردوں کے ہاتھ میں تھے غریب عورتیں ہر طرح مجبور اور ناچار تھیں وہ ہر بات میں مردوں کی دست نگر تھیں اور کمزور اور بے وسیلہ ہونے کی وجہ سے وہ طرح طرح کے ظلم سہتی تھیں۔ اور کچھ نہ کہتی تھیں مرد جس طرح اور جس حالت میں بھی رکھتے تھے انہیں رہنا پڑتا تھا عورتوں کی حالت کچھ غلاموں سے بھی گئی گذری تھی اور حقیقت یہ ہے کہ مرد ان غریب عورتوں کو انسان ہی نہ سمجھتے تھے محمد ﷺ نے خدا ان کی روح کو تسکین اور اطمینان دے لوگوں کو بتایا کہ مرد اور عورت انسانی جنس کے دو برابر کے حصے ہیں اور مرد عورتوں کی زینت ہیں آپؐ نے مردوں پر ان کے قانونی حقوق مقرر کئے اور لوگوں سے کہا جو شخص دو یا تین بیٹیوں یا بہنوں کو اچھی طرح پال کر اور تربیت دیکر جوان کر دے گا وہ میرے ساتھ جنت میں اسی طرح کھڑا ہوگا کہ جیسے ہاتھ کی پہلی اور دوسری انگلی برابر ہوتی ہیں عورتوں کو مارنے سے لوگوں کو منع کیا ان پر جھوٹی تہمتیں لگانے کی سخت سزا مقرر کی اور مردوں کو یہ حکم دیا کہ راستہ گلی میں عورتوں کی طرف گھورتے ہوئے نہ چلا کرو بلکہ عورتوں کا اسقدر احترام کریں کہ اپنی نظریں نیچی کئے ہوئے گذر جایا کریں

حضرت محمدؐ کا قول ہے کہ عورت، خوشبو اور نماز کی محبت میرے دل میں پیدا کی گئی ہے اور اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ آپؐ کو اس بیکس اور مظلوم فرقہ کا کس قدر خیال تھا آپؐ نے عورت کا حصہ باپ بھائی اور خاوند کی جائداد میں بھی مقرر کر دیا اور اسلامی قانون کی رو سے باپ کے مر جانے پر اس کی جائداد میں سے دو حصے بیٹے کو اور ایک حصہ بیٹی کو ملتا ہے اور یہ فرق اس لئے ہے کہ بیٹی کے روٹی کپڑے کا بار اس کے خاوند پر ہوتا ہے اس لئے اسے زیادہ روپے کی ضرورت نہیں ہے۔ (رسالہ پیشوا دہلی کا رسول نمبر ۱۹۲۹ء)

مسز ایم اے ایس دھرم رکھیا

اخبار الفضل کے خاتم النبیین نمبر میں لکھتی ہیں اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ بات صاف طرح سے ظاہر ہو جاتی ہیکہ جو حقوق اسلام نے عورتوں کو عطا کئے ہیں وہ کسی مذہب نے عورتوں کو نہیں دئے اور نہ اسلام سے قبل کبھی عورتوں کو وہ حقوق ملے تھے یہ حضرت محمدؐ ہی کی ذات بابرکات تھی جس نے عورتوں کو اوج ترقی پر پہنچایا اور جو حقوق عورتوں کو شائستہ ملکوں میں اب مل رہے ہیں وہ تیرہ سو برس قبل عورتوں کو دئے۔

ہندو مذہب میں عورت

ہندو مذہب میں عورت کی کیا حیثیت ہے یہ تو پوچھئے ہی نہیں کیونکہ وہ ہمیشہ ایک لونڈی کی حیثیت رکھتی ہے بچپن میں والدین کے ہاتھ، جوانی میں شوہر

کے اختیار میں حتی کی اگر شوہر چاہے تو مذہبًا اسے اس بات کا حق ہے کہ اپنی بی بی کو دوسرے کے پاس بھیجے اور نیوگ کرائے اور بڑھاپے میں اپنے لڑکوں کے اختیار میں رہتی ہے اس کو جائداد میں کوئی ترکہ نہیں ملتا اور زیادہ سے زیادہ اپنی زندگی میں وہ صرف خرچ خوراک پانے کا حق رکھتی ہے شادی جس سے صرف عورت کی اپنی ذات کا تعلق ہے اس میں بھی اسے کوئی اختیار نہیں۔

عیسائیت میں عورت

آج کل عیسائی مذہب سب سے زیادہ شائستہ اور مہذب خیال کیا جاتا ہے مگر اس میں بھی عورت کو مرد کی محکوم قرار دیا گیا ہے اور خلع وغیرہ کا اسے حق نہیں اب جبکہ عورت نے جد و جہد کی تو یورپ کے ملکوں میں اس قسم کے دوسرے قوانین بننے لگے ورنہ اس سے قبل عورتوں کی اپنی محنت مشقت کی کمائی بھی اس کے والدین کی یا اس کے شوہر کی ہوتی بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اب تک بعض یورپین ملکوں میں اگر اکیس سال سے کم عمر عورت اپنے والدین یا ولی کی رضامندی کے بغیر اپنی شادی کرے اور شوہر کے ہاں چلی جائے تو شوہر پر لڑکی کا ولی اس بنا پر مقدمہ کرسکتا ہے کہ وہ اپنی لڑکی سے خدمت لینے سے محروم کردیا گیا ہے

اسلام میں عورت

اب حضرت محمدؐ کے احسانات کو دیکھئے کہ سب سے پہلے دختر کشی کو بند کیا اور عورت کو حق دیا کہ جس سے چاہے ولی کی رضامندی سے نکاح کرسکتی ہے شادی عورت کے لئے ایک ایسی چیز ہے جس پر اسکی ساری خوشی کا دارومدار ہے اسمیں بھی عورت کو آزادی نہ دینا (جیسا کہ دوسرے مذاہب نے کیا ہے) بڑے ظلم کی بات ہے حضرت محمدؐ کے اصول کیمطابق کوئی باپ اپنی لڑکی کو کسی خاص شخص سے شادی کرنے پر مجبور نہیں کرسکتا اور اس کی رضامندی کے بغیر اس کی شادی کردی جائے تو اسے وہ تڑوا سکتی ہے بلکہ اگر نابالغی کی حالت میں بھی اس کی شادی کردی جائے تو بالغ ہونے کے بعد وہ اس بات کا حق رکھتی ہے کہ اپنی بچپن کی شادی فسخ کرادے علاوہ اس کے عورت کو خلع کا بھی حق ہے جو دنیا کے کسی مذہب نے عورت کو نہیں دیا۔ یہی وجہ ہے کہ شائستہ و مہذب ملکوں کی عورتیں یا جو عورتیں تعلیم یافتہ ہیں اسلام کی طرف مائل نظر آتی ہیں ایسی بہت سی مثالیں پائی جاتی ہیں کہ تعلیم یافتہ غیر مسلم عورتوں نے مسلمان مردوں سے نکاح کرلیا مگر مسلمان عورتوں کی غیر مسلموں سے شادی کی مثال بہت کم نظر آئے گی۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اسلام نے عورت کو وہ حقوق دئے ہیں جو دوسرے مذاہب نے نہیں دئے ہیں اور ہر عورت جو مسلمان کی بیوی بنتی ہے وہ اپنی خودداری کے ساتھ اپنے حقوق کو بھی پامال ہونے سے بچائے رکھتی ہے برخلاف اس کہ اگر کوئی مسلمان عورت غیر مسلم کی بی بی ہو جائے تو اس کے اپنے حقوق بھی کھوئے جاتے ہیں

ترکہ میں عورت

ترکہ کا بھی سوائے اسلام کے کسی مذہب نے عورت کو مستحق نہیں قرار دیا۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت محمدؐ نے لڑکے کو لڑکی سے دگنا ترکہ دلا کر عورت کو کم حیثیت پر رکھا مگر غور کرنے کی بات ہے کسب معاش کی فکر مرد کو کرنی پڑتی ہے اور مرد ہی اپنی محنت و مشقت سے کماتا ہے جس سے اس کے گھرانے کی عورتیں فائدہ اٹھاتی ہیں ایسی حالت میں مرد کی کمائی میں اگر صرف بیٹوں کو حصہ ملتا تو بھی چنداں حرج نہ تھا (دیگر مذاہب کے اصول سے صرف مردوں کو ہی ملتا ہے) ایک عورت کو مرد سے نصف حصہ ملنا کم نہیں ہے کیونکہ عورت کی جائداد سے دوسرے کم فائدہ اٹھاتے ہیں برخلاف اسکے مرد دوسرے کے اخراجات بھی برداشت کرتا ہے ایسی حالت میں ایک عورت کو جتنا ملے اس سے دگنا اس کے بھائی کو ملنا ناانصافی نہیں اس کے علاوہ ہم دیکھتے ہیں کہ ترکہ میں عورت کو جو کمی ہوتی ہے وہ مہر کی صورت میں پوری ہو جاتی ہے جو مرد سے عورت کو ملتا ہے

اسلام اور تعدد ازدواج

اسلام پر ایک الزام کثرت ازدواج کا لگایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے حضرت محمدؐ نے خود کئی شادیاں کیں اور اپنی امت کو بھی چار تک شادیاں بیک وقت کرنے کی اجازت دی حضرت محمدؐ کے متعلق زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس بات کو اب یورپین مورخین بھی ماننے لگے ہیں کہ حضرت محمد جنہوں نے پچیس سال کی عمر میں ایک چالیس سال کی بوڑھی عورت سے شادی کی اور اپنی جوانی بلکہ زندگی کا زیادہ حصہ صرف انہی کے ساتھ گزار دیا خاص حالتوں کے ماتحت شادیاں کیں۔ رہا دوسروں کو کثیر الازدواجی کی اجازت دینا سب سے پہلی چیز جو اس میں غور کرنے کی ہے وہ یہ ہے کہ مرد بالطبع اور بالفطرت کثیر الازدواج واقع ہوا ہے اگر اسے ایک سے زیادہ شادی کی اجازت نہ دی جائے تو عام طور پر وہ عملاً اس کا مرتکب ہوگا دوسری بات قابل توجہ یہ ہے کہ لڑائی وغیرہ میں مرد ہی زیادہ تر مارے جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بہت سی عورتیں بیوہ اور لاوارث ہو جاتی ہیں آجکل تو یورپین ممالک میں بھی عورتوں کی تعداد مردوں سے بہت زیادہ ہو رہی ہے ایسی حالت میں ان کے آرام سے زندگی بسر کرنے کے لئے نیز اس لئے بھی کہ فطرت اس بات کو کہ عورت شادی شدہ رہے قومی نقطہ خیال سے مرد کو کثیر الازدواج ہونے کی اجازت دینا صنف نازک کے لئے فائدہ مند ہے کیا وہ عورت جو قومی درد اور جذبہ دل میں رکھتی ہے یہ بات پسند نہ کرے گی کہ ایک دوسری عورت جو بری زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوتی ہے سوکن ہوکر ایک عزت کی زندگی بسر کرے اور سوسائٹی میں اپنی صورت دکھانے کے قابل رہے میرے خیال میں عورتوں کو چاہئے کہ اسلامی طریق پر عمل کریں اور جائز کثیر الازدواجی کو ترقی دے کر ناجائز طریق کے خلاف جو مردوں میں اس قدر عام ہے کہ ملکی قوانین میں بھی اسے جرم نہیں سمجھا جاتا صدائے احتجاج بلند کریں اور ان عورتوں کو جو بری زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو جاتی ہیں راہ راست پر لائیں۔

محبوب ترین چیز

حضرت محمد ﷺ کی محبوب ترین چیزوں میں عورت بھی ہے اور اپنے اقوال اور افعال سے انہوں نے دکھلا دیا کہ عورت عزت محبت اور ہمدردی کی مستحق ہے جس کا ان سے قبل کسی پیغمبر، بزرگ، رشی منی نے اسے مستحق نہ سمجھا۔ عورتوں کے جذبات اور خیالات کا جو احترام حضرت محمد ﷺ نے کیا وہ ان باتوں سے ظاہر ہے جو انہوں نے تعلقات زن و شوہر کے متعلق قرار دیں اور جن کے متعلق مفصل لکھنے کی ضرورت نہیں (الفضل خاتم النبیین نمبر ۱۹۲۹ء ص ۳۹)

ایک امریکن خاتون کا نعرہ حق

اسلام ایک سچا مقدس اور جلیل القدر دین ہے وہ راحت، شفقت اور انسانیت کا دین ہے محبت باہمی اور اتحاد و ہمدردی کا دین ہے خود داری غیرت اور عزت کا دین ہے کاش میری قوم جانتی کہ اسلام کے مقاصد اور اصول کیا ہیں اگر ان اصولوں و مبادیات پر وہ غور کرتی تو یقیناً اس میں جوق در جوق شامل ہو جاتی دنیا کی تمام قوموں کو بشارت دو اور کہو کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے کاشت کے کاٹنے کا وقت قریب ہے اور ہم سب کے لئے واحد جائے پناہ اسلام ہے میں ایک مدت سے دین اسلام کی طرف راغب تھی لیکن اسلام کے علی الاعلان اظہار میں میں اس لئے التوا کرتی تھی کہ اسلامی اصول و قوانین کی تحقیق اور بحث باقی تھی الحمد للہ کہ میں نے حقیقت پر کافی غور و خوض کرلیا اور تحقیق کے ساتھ ساحل مراد حاصل کرلیا مذہب اسلام مسلمانوں سے خدا اور بندوں کے درمیان کسی واسطہ کا طلبگار نہیں

کیونکہ خدا تعالیٰ بندے کی توبہ قبول کرلیتا ہے جب وہ گناہ پر پشیمان ہوکر ترک معاصی کا خیال دل میں لاتا ہے اسلام انانیت کی تحقیر کرتا ہے اور باہمی ایثار کی تعلیم دیتا ہے چنانچہ حکم ہے کہ اس وقت تک انسان کامل ایماندار نہیں ہوسکتا جب تک اپنی محبوب چیزوں کو اپنے بھائی کے لئے بھی محبوب و مرغوب نہ رکھے اسلام مسلمانوں کو تکلیف دہی اور ایذا رسانی سے روکتا ہے اور کہتا ہے کہ مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں اور تکلیف نہ اٹھائیں اسلام مسلمانوں کو رحم و شفقت کی تعلیم دیتا ہے چنانچہ فرمان نبوی ہے زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا حاصل کلام یہ ہے کہ اسلام انسانی سعادت اور خوش نصیبی کا ضامن اور حامل ہے جس کا دامن پکڑ کر عظمت و جلال کے ٹیلے پر چڑھ جاتے ہیں۔

(اخبار وکیل امرتسر ۲ جولائی ۱۹۲۷ء ص ۳)

اوپر جن خواتین کے مضامین درج کئے گئے ہیں وہ یقیناً اس قابل ہیں کہ سیدنا حضرت محمد ﷺ کی ذات پر اعتراض کرنے والے انہیں بار بار پڑھیں اور جن باتوں کا ان میں ذکر کیا گیا ہے ان پر غور کریں اور دیکھیں کہ آخر یہ خواتین بھی انہی کی ہم جنس اور ہم مذہب ہیں پھر کس طرح وہ حق و صداقت کا اعتراف کرتی ہوئی اپنے سچے محسن کے گن گان کرتی ہیں تاکہ ان میں بھی اسی طرح حق جوئی اور حق گوئی کا جذبہ پیدا ہو خدا کرے کہ ہمارے معترضین بہن بھائی ان مضامین سے فائدہ اٹھائیں اور وہ تعصبات جو بوجہ ناواقفی ان میں پیدا ہوچکی ہیں دور ہوں تاکہ موجودہ اور آئندہ نسل پر بھی خوشگوار اثر پڑے۔ ☆☆☆

ڈینگو اور چکن گنیا بخار کیلئے نسخہ

احباب کرام کو قبل ازیں ڈینگو بخار اور چکن گنیا سے بچاؤ کیلئے نسخہ جات بھجوائے گئے تھے ان میں کچھ تبدیلی حضور انور نے فرمائی ہے۔ تبدیل شدہ نسخہ جات درج ذیل ہیں۔

1. TYPHODINUM - PYROGENUM 200
2. ACONITE - ARSANIC ALB 200 (نمبر ایک اور دو باری باری ہفتہ میں دوبار)
3. RHUS.TOX, BRYONIA, CHINA, IPECAC, EUPATORIUM (دن میں تین بار)
4. ECHINACEA Q (دس قطرے دن میں دوبار کھانے کے بعد چند گھونٹ پانی میں ملا کر)

(ڈاکٹر سید سعید احمد۔ انچارج احمدیہ ہومیو پیتھک ڈسپنسری قادیان)

وقف اولاد

احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہیکہ ایسے بچے جو کسی وجہ سے وقف نو میں شامل نہیں ہو سکے اور ان کے والدین کی خواہش ہے کہ ان کے بچے وقف کے تحت آئیں تو اُنہیں وقف اولاد میں لیا جاتا ہے جس کیلئے دفتر تحریک جدید قادیان سے فارم منگوالیں۔ اُسے پر کر کے مقامی صدر صاحب کی تصدیق کروا کر دفتر تحریک جدید میں بھجوائیں۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں وقف اولاد کے بارہ اطلاع دی جاتی ہے۔ اور حضور انور کی راہنمائی میں ایسے بچوں کی دینی تربیت کا کام تحریک جدید کی طرف سے کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ ہماری اس دینی مساعی میں اپنے خاص فضل سے برکت ڈالے۔ آمین۔

(وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان)

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ہریانہ بمقام جیند

الحمد للہ ساٹھ سال کے طویل عرصہ کے بعد صوبہ ہریانہ میں مجلس انصار اللہ کا پہلا شاندار اجتماع بمقام جیند ۲۶۔ ۲۷ مئی ۲۰۰۶ء کونہایت شان وشوکت کے ساتھ منعقد ہوا۔ جس میں ہریانہ کی ۵۲ مجالس کے ۲۶۰ انصار کے علاوہ قادیان دارالامان سے مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت مکرم مولانا جلال الدین صاحب نیر ناظر بیت المال آمد ومکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر قائد تربیت مجلس انصار اللہ بھارت و پرنسپل جامعۃ المبشرین، مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد، مکرم شعیب احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، مکرم حافظ مظہر احمد صاحب قائد تعلیم القرآن مجلس انصار اللہ بھارت، مکرم مولانا سفیر احمد صاحب شمیم نائب ناظر اصلاح وارشاد ومعاون صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ساٹھ سال کے طویل عرصہ کے بعد صوبہ ہریانہ میں مجلس انصار اللہ کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اجتماع کا پروگرام ۲۶ مئی کو زیر صدارت مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر شروع ہوا۔ تلاوت مکرم محمد امین الدین صاحب نے کی نظم مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم نے پڑھی عہد مجلس مکرم ماسٹر شیر علی صاحب صدر اجتماع کمیٹی نے دہرایا۔ اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد ومرکزی نمائندہ مجلس انصار اللہ نے کی۔ بعدہ مکرم مولوی ایوب علی خان صاحب مکرم ماسٹر شیر علی صاحب ناظم جیند زون مجلس انصار اللہ ہریانہ، مکرم مولوی منیر احمد خان صاحب انچارج مبلغ دہرہ دون نے تقاریر کیں اس کے بعد صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ پہلے دن کا پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس شام ٹھیک ساڑھے پانچ بجے زیر صدارت مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر قائد تعلیم القرآن مجلس انصار اللہ بھارت شروع ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم، عہد مجلس، نظم اور اذان کا مقابلہ رکھا گیا تھا۔ ان مقابلہ جات میں دوستوں نے بڑھ چڑھ کے حصہ لیا اسکے بعد حضور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ احباب نے بڑی دلچسپی سے سنا چونکہ اگلے روز جو پرچہ ذہانت لیا گیا تھا اس میں یہ بھی سوال تھا کہ کل حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ میں کیا بیان فرمایا تھا۔

الحمد للہ کم وبیش تمام افراد نے اس کا درست جواب لکھا۔ خطبہ جمعہ کے بعد میوزیکل چیئرز کا مقابلہ ہوا۔ جس میں ۷۰ انصار نے حصہ لیا اور کھانے اور نماز مغرب وعشاء سے فراغت کے بعد مقابلہ تقاریر شروع ہوا اس نشست کی صدارت کے فرائض مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے سرانجام دئے اس پروگرام میں بھی انصار اللہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور صدارتی خطاب کے ساتھ یہ نشست برخاست ہوئی۔ اس کے بعد مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی اس محفل کے مجیب حضرات مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت، مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر قائد تربیت مجلس انصار اللہ بھارت و پرنسپل جامعۃ المبشرین، مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد تھے یہ سوال وجواب کی محفل بڑی دلچسپ انداز میں رات ۱۱ بجے تک چلتی رہی۔

اجتماع کے دوسرے روز کا پروگرام نماز تہجد سے شروع ہوا۔ نماز تہجد مکرم طاہر احمد طارق صاحب انچارج جیند زون نے پڑھائی نماز فجر ودرس مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر نے دیا اس کے بعد پرچہ ذہانت ومقابلہ نشانہ بازی ہوا جس میں ۴۰ افراد نے حصہ لیا ان مقابلہ جات میں ناشتہ سے فارغ ہوکر ٹھیک ۹ بجے اس اجتماع کے دوسرے اور آخری دن کا پروگرام زیر صدارت مکرم مولانا جلال الدین صاحب نیر تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم اور مکرم مولوی ایوب علی خان صاحب نے خلافت کی اہمیت و برکات پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد مکرم صدر مجلس نے اپنے ۳۰ منٹ کے صدارتی خطاب میں مالی قربانی کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور یہ یوم خلافت کا اجلاس برخاست ہوا اس کے بعد اجتماع کا آخری اجلاس مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم ماسٹر شیر علی صاحب صدر اجتماع کمیٹی نے احباب کا شکریہ ادا کیا پھر تقریب تقسیم انعامات شروع ہوئی اور مکرم ناظر صاحب دعوت الی اللہ نے مختلف مقابلہ جات میں اول، دوم، سوم، آنے والوں و انعامات دئے اسی طرح پرچہ ذہانت میں جیند کے اطفال نے بھی حصہ لیا اور ان سب کو بھی انعامات سے نوازا گیا۔ انکے علاوہ دوران ماہ احسن رنگ میں وقف عارضی کرنے والے درج ذیل افراد کو انعام دئے گئے۔ مکرم رتنا صاحب کرانہ، پیارے لال صاحب پرڈانہ، قربان علی صاحب پرڈانہ، مانگے خان نروانہ، اقبال خان صاحب پانی پت، حفیظ صاحب پانی پت، جمشید صاحب پانی پت، سردار احمد صاحب کھرودی، سنجیون خان صاحب کھرودی شبیر خان صاحب ڈانڈ، انتظار خان صاحب ڈانڈ، رحیم دین صاحب یمنانگر، فروز صاحب، پیرو دین صاحب جیند، شریف احمد صاحب لون، ہوا سنگھ صاحب باس، فتح محمد صاحب کھدر، مہندر خان صاحب ہانسی، بلوان صاحب ہانسی، تاج الدین صاحب مانہرو، علی صاحب شرسی، انور خان صاحب، ان کے علاوہ دو اطفال جنہوں نے دو دن کے اس پروگرام میں مہمان نوازی کا اعلیٰ نمونہ قائم کیا ان کو بھی حوصلہ افزائی کے انعامات دئے گئے۔ اس کے علاوہ مکرم ناظر صاحب دعوت الیٰ اللہ بھارت کی طرف سے درج ذیل افراد کو خصوصی انعامات دئے گئے مکرم شریف احمد صاحب لون اور مکرم نگینہ جہان صاحب لون کو ہر مقابلہ میں حصہ لینے کی وجہ سے، مکرم شمشیر علی صاحب دہرہ دون کو بہترین تلاوت کی وجہ سے، مکرم محمد عارف صاحب بھٹی معلم، مکرم عبدالغنی صاحب ڈرائیور، مکرم منیر احمد صاحب بھٹی اوگالن، مکرم لیاقت علی خان صاحب اوگالن کو اجتماع کے کاموں میں بھرپور تعاون کی وجہ سے، مکرم ماسٹر شیر علی صاحب صدر اجتماع کمیٹی، مکرم طاہر احمد صاحب طارق مبلغ انچارج جیند کو بھی بہتر رنگ میں تعاون کی وجہ سے انعام دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو یہ اعزاز مبارک کرے۔

اس اجتماع کو کامیاب کرنے کے لئے مکرم ناظر صاحب دعوت الیٰ اللہ بھارت، مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت کے علاوہ مکرم ماسٹر شیر علی صاحب صدر اجتماع کمیٹی، مکرم محمد عارف صاحب بھٹی معلم سلسلہ جیند، مکرم منیر احمد صاحب بھٹی، مکرم عبدالغنی صاحب نے بھی بہت محنت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس اجتماع کے شیریں اور دیرپا ثمرات عطا فرمائے۔ (طاہر احمد طارق مبلغ انچارج جیند وسیکرٹری اجتماع کمیٹی)

پندرہ روزہ تربیتی کلاس نومبائعات

برائے صوبہ پنجاب ہریانہ ہماچل و ایم پی

نظارت اصلاح وارشاد کے تحت لجنہ اماء اللہ بھارت کو صوبہ پنجاب ہریانہ ہماچل وایم پی سے آئی نومبائعات کی چھٹی پندرہ روزہ تربیتی کلاس مورخہ ۷ تا ۲۱ جون منعقد کرنے کی توفیق ملی اس کلاس میں ۴۰ مقامات کی کل ۱۴۴ ممبرات شامل ہوئیں ۶، ۷ جون کو تقریباً سبھی طالبات قادیان پہنچ گئیں۔ انکی رہائش اور تعلیمی کلاسز و دیگر پروگراموں کے لئے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں انتظام کیا گیا۔ ۷ جون کو تمام ممبرات کی تجنید کر کے انہیں رجسٹریشن کارڈ دے دئے گئے۔

افتتاحی پروگرام: -اگر چہ کلاسز مورخہ ۷ جون سے ہی لگنی شروع ہوگئی تھیں مگر کلاسز کا باقاعدہ افتتاح مورخہ ۹ جون صبح ۹ بجے مکرمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ غوری کی زیر صدارت ہوا تلاوت ونظم کے بعد مکرمہ صدر اجلاس نے اس کلاس کے منعقد کرنے کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے اسلام کی بنیادی تعلیم بتائی ممبرات کو نماز وقرآن مجید سیکھنے اور باقاعدہ پنج وقتہ نماز پڑھنے اور روزانہ تلاوت قرآن کریم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے بعد نومبائعات اور ٹیچرز کی تواضع کی گئی۔

روزانہ کلاس کا آغاز صبح ۸ بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا اسکے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ''حمد وثناء اسی کو جوذات جاودانی'' کے چند اشعار پڑھے جاتے اور پھر کسی ایک موضوع پر حدیث پڑھ کر سمجھائی جاتی اسکے بعد 1:00 بجے تک باقاعدہ کلاس لگتی قرآن مجید اور نماز پڑھانے کیلئے تقریباً سات طالبات پر ایک ٹیچر مقرر کی گئی تاکہ انہیں ذاتی توجہ کے ساتھ پڑھایا اور سکھایا جائے۔

بعد نماز عصر مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ شام کو مقامات مقدسہ کی زیارت اور کھیلیں کروائی گئیں۔ مورخہ 15 جون کو قادیان کی ممبرات کے ساتھ ان نومبائعات کا کلو اجمیعاً ہوا۔ ان تربیتی کلاسز کے دوران ۵ ممبرات نے قاعدہ یسرنا القرآن مکمل کیا۔ ان کلاسز کے دوران 20 ممبرات نے نماز سادہ مکمل یاد کی اور ۱۲ ممبرات نے نماز باترجمہ مکمل یاد کیا۔ ممبرات کی عمر کے مطابق ان کو ۳ معیاروں اول دوئم سوئم میں تقسیم کیا گیا۔ اور معیار کے مطابق ان کو نصاب یاد کروایا گیا۔ مورخہ ۱۸۔ ۱۹ جون کو ممبرات کا زبانی امتحان لیا گیا اور مورخہ ۲۰ جون کو تحریری امتحان لیا گیا۔ پوزیشن لینے والی ممبرات کو انعامات دئے گئے۔ مورخہ ۲۱ جون کو مقابلہ نظم خوانی کروایا گیا جس میں معیار اوّل کی ۱۰ معیار دوئم کی ۹ اور معیار سوئم کی ۷ ممبرات نے حصہ لیا پوزیشن لینے والی ممبرات کو انعامات دئے گئے۔

حدیث اربعین اطفال: جو بچیاں مقررہ نصاب مکمل یاد کر چکی تھیں ان کو اربعین اطفال یاد کرنے کیلئے کہا گیا چنانچہ ۶ بچیوں نے اربعین اطفال مکمل یاد کی جبکہ ۵ بچیوں نے اس کتابچہ کا زیادہ تر حصہ یاد کیا۔

اختتامی پروگرام: مورخہ ۲۰ جون شام کوٹی آئی ہائی اسکول میں اختتامی پروگرام زیر صدارت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت منعقد ہوا جس میں تلاوت ونظم کے بعد رپورٹ پندرہ روزہ تربیتی کلاس پڑھی گئی۔

کوئز پروگرام: دوران کلاس ممبرات کو ہندی میں اسلام اور احمدیت کے متعلق تقریباً ۱۰۰ سوالات یاد کروائے گئے ۳۰ ممبرات نے کوئز کی تیاری کی مگر بعد میں جائزہ لیکر اُن میں سے چھ ممبرات کی ٹیم مقابلہ کیلئے چنی گئی۔ معیار دوئم کی ممبرات کو تقریباً ۷۰ سوالات یاد کروائے گئے اور ان کا مقابلہ بھی انفرادی ہوا۔ پوزیشن لینے والی ممبرات کو انعامات دئے گئے۔ دونوں مقابلہ جات کے درمیان نومبائعات ممبرات نے ترانہ پڑھا۔ ''تجھ پہ قرباں میری جاں رسول عربی''۔ پھر تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں آئی اور دعا کے بعد جلسہ بخیر وخوبی اختتام کو پہنچا۔

آخر میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ان نومبائعات کو اسلام احمدیت کے علم سے نوازے اور یہ حضور اقدس حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے فیضیاب ہوں۔ آمین

(امۃ الحیٔ فاروق، نگران تعلیمی و تربیتی امور)

دوروزہ سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ صوبہ کشمیر

خوبصورت اور سرسبز جنگل کے دامن میں واقع مخلص احمدی بستی ''کوریل'' میں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے مجلس انصاراللہ کشمیر کو اپنا نوواں دوروز سالانہ صوبائی اجتماع 26 اور 27 اگست 2006ء کو منعقد کرنے کی توفیق دی'' الحمدللہ'' پہلے روز کے اجلاس کی کاروائی ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرنے کے بعد تقریباً اڑھائی بجے شروع ہوئی۔ صدارت مکرم الحاج عبدالرحمٰن ایتو صاحب امیر ضلع پلوامہ نے کی اور خاکسار نے ان کی معاونت کی۔ محترم صدر اجلاس نے'' لوائے انصاراللہ'' نعروں کی گونج میں لہرایا اس کے بعد تلاوت قرآن کریم مکرم طاہر احمد شاہ صاحب نائب امیر پلوامہ نے کی اور ترجمہ سنایا۔ خاکسار نے انصاراللہ کا عہد دہرایا پھر مکرم راجہ ظہوراللہ خان، صاحب یاری پورہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام سنایا۔ اس کے بعد مکرم عبدالمنان نائک صاحب نائب ناظم انصاراللہ کشمیر نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ علی الترتیب مکرم شیخ طارق احمد صاحب معلم سلسلہ نے'' سیرت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم'' پر مکرم مولوی عبدالسلام صاحب انور مبلغ سلسلہ نے'' سیرت حضرت مسیح موعودؑ'' پر تقریر کی صدر اجلاس نے خطاب کے بعد دُعا کروائی۔ اس کے بعد مہمانانِ کرام کی خدمت میں چائے پیش کی گئی اور پھر علمی مقابلہ جات حسن قرأت، نظم خوانی وتقریر ہوئے۔ مغرب وعشاء کے بعد مہمانانِ کرام کو کھانا کھلایا گیا اور پہلے روز کا پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ دوسرے روز کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ تہجد کی نماز مکرم مبارک احمد عابد صاحب ناصر آباد نے پڑھائی۔ اور فجر کی نماز مکرم مولانا غلام نبی نیاز صاحب مبلغ سلسلہ نے پڑھائی نماز کے بعد محترم موصوف نے قرآن اور حدیث کا درس دیا۔ انہوں نے انصار کو زریں نصائح سے نوازا۔ درس کے بعد خلافت جوبلی کے سلسلہ میں دیا گیا پروگرام اور ساری دُعائیں دہرائیں گئیں۔ اس کے بعد اجتماعی طور پر قرآن کریم کی تلاوت کی گئی۔ یہ بہت ہی روح پرور منظر تھا۔ اس کے بعد تمام انصار بھائی دو قبرستانوں پر دعا کیلئے گئے جہاں محترم مولانا عبدالرحیم صاحب اوگامی نے دُعا کرائی۔ انصار بھائیوں نے کچھ سیر بھی کی۔ بعد میں تمام مہمانان کرام کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ اس کے بعد ممبران مجلس عاملہ انصاراللہ کشمیر اور زعماء کرام مجالس، انصاراللہ کشمیر کی ایک میٹنگ ہوئی۔ اختتامی اجلاس کی کاروائی خاکسار بشیر احمد زائر ناظم انصاراللہ کشمیر کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت مکرم طاہر احمد شاہ صاحب ماندوجن نے کی نظم مکرم شفیق احمد نائک صاحب صدر جماعت کوریل نے پڑھی مکرم شفیق احمد نایک صاحب اور مکرم عبدالمنان نایک صاحب نائب ناظم انصاراللہ کشمیر نے صدارت میں خاکسار کی معاونت فرمائی۔ اس اجلاس میں پہلی تقریر مکرم مولانا غلام نبی نیاز صاحب مبلغ سلسلہ نے بہت ہی دلنشین انداز میں'' انصاراللہ کی ذمہ داریاں'' موضوع پر کی دوسری تقریر میں مکرم سید ناصر احمد ندیم صاحب نے بہت ہی اچھے انداز میں انصار بھائیوں کی توجہ تربیت اولاد کی طرف مبذول کرائی، اس کے بعد مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے اپنے مخصوص انداز میں اپنی ایک نظم پیش کی۔ اس کے بعد مکرم مولانا فاروق احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے جلسہ سالانہ لندن کے تاثرات بیان کئے اور مکرم شیخ طارق احمد صاحب معلم سلسلہ نے بھی انصار بھائیوں کو چند نصائح کیں۔ مکرم شفیق احمد نائیک صاحب صدر جماعت کوریل نے انصاراللہ کے اجتماع کے سلسلہ میں کچھ تفصیل بیان کی مکرم ناصر احمد شاہ صاحب کوریل صدر اجتماع کمیٹی نے مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد مکرم عبدالمنان نایک صاحب نائب ناظم انصاراللہ کشمیر نے کوریل جماعت کے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ پھر مختلف مقابلہ جات میں اول، دوئم، سوئم آنے والے انصار بھائیوں کو انعامات سے نوازا گیا۔ آخر میں خاکسار نے بھی انصار بھائیوں کی خدمت میں کچھ گزارشات کیں اور دُعا کے بعد یہ اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا الحمدللہ۔ کوریل کے انصار خدام، اطفال لجنات اور ناصرات نے رات دن ایک کر کے اس اجتماع کو کامیاب بنانے میں اہم حصہ ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضلوں سے نوازے۔ صدر صاحب جماعت کوریل۔ زعیم صاحب انصاراللہ کوریل وقائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کوریل اور مکرم ناصر احمد شاہ صاحب کوریل صدر اجتماع کمیٹی نے جانفشانی سے کام کر کے صرف ایک ہفتہ میں اجتماع کی ساری تیاریاں مکمل کر کے اجتماع کو کامیاب بنانے میں اہم رول ادا کیا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اجتماع کے اختتام پر مہمانان کرام کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے بعد ظہر وعصر کی نمازیں جمع کی گئیں اور مہمانان کرام اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو اپنی جھولیوں میں سمیٹ کر اپنے گھروں کی طرف روانہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس مساعی کو قبول فرمائے۔

(بشیر احمد زائر ناظم انصاراللہ کشمیر)

تربیتی اجلاس مجلس انصاراللہ موگرال کنانور زون

مجلس انصاراللہ کا تربیتی اجلاس مورخہ 31.8.06 کو مسجد صدیق موگرال میں بعد نماز مغرب وعشاء منعقد ہوا اجلاس کی صدارت کے فرائض مکرم سی مطیع اللہ صاحب صدر جماعت موگرال ومنتظم تربیت مجلس انصاراللہ نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد قرآن کریم کے موضوع پر حدیث اور ملفوظات سے اقتباسات پڑھ کر سنائے گئے بعدہ مکرم نعیم احمد صاحب نے'' قرآن کریم ضابطہ حیات'' مکرم جوہر احمد صاحب نے'' قرآن مجید اور موجودہ سائنس'' خاکسار نے فضائل قرآن پر اور مکرم مبارک احمد صاحب منتظم تبلیغ نے'' قرآن کریم کی خوبیوں'' پر تقریر کی صدر اجلاس کے خطاب اور دعا کے بعد اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔ اجلاس میں انصار احباب کے علاوہ خدام اور اطفال نے بھی شرکت کی۔

(صدیق اشرف علی زعیم انصاراللہ)

مجلس انصاراللہ تامل ناڈو کے چھٹے اجتماع کا انعقاد

مجلس انصاراللہ تامل ناڈو کے چھٹے اجتماع کا انعقاد احمدیہ مسلم جماعت چینئی میں 12.13.8.06 کو مکرم ایم بشارت احمد صاحب امیر زون تامل ناڈو کی زیرنگرانی کامیابی کے ساتھ منعقد ہو۔ اس سے جملہ انصار نے بھرپور فائدہ اٹھایا۔

(کے ایم سید محمد صدر جماعت چینئی)

سرکل پٹیالہ کی جماعتوں کا تربیتی دورہ

ماہ اگست میں مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد قادیان ومکرم مولانا گیانی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد نے سرکل پٹیالہ کی جماعتوں کا تربیتی دورہ کیا۔ ان بزرگان سلسلہ کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعتوں نے تربیتی اجلاسات کا انعقاد کیا۔ ۲۳ اگست کو جماعت احمدیہ سرہند میں تربیتی نشست کا انعقاد ہوا۔ جس میں مشن ہاؤس سرہند میں آئے ہوئے افراد جماعت کو ہر دو بزرگان نے تربیتی لحاظ سے قیمتی نصائح سے نوازا۔ اسی روز بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ شمسپور میں تربیتی اجلاس کا انعقاد ہوا۔ جس میں مضافات کی جماعتوں سے بھی مرد وزن تشریف لائے تھے۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم نائب ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے پنجابی میں تقریر کی جس میں موصوف نے تربیتی پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ صدر اجلاس مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد نے جماعت کے قیام کا مقصد اور ہماری ذمہ داریاں عنوان پر خطاب کیا دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔

۲۴ اگست کو شمس پور وسہولی جماعت احمدیہ کلر ماجری کی جماعتوں کا دورہ کیا تبلیغی وتربیتی امور کا جائزہ لیتے ہوئے تبلیغی وتربیتی امور کے سلسلہ میں قیمتی نصائح سے نوازا۔ ۲۴ اگست کو بعد نماز عصر جماعت احمدیہ سیری میں ایک اجلاس کا انعقاد کیا گیا جس میں مضافات کی جماعتوں اکڑی اکڑا، سیرا سے بھی افراد جماعت نے شرکت کی مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کی زیر صدارت تلاوت ونظم کے ساتھ تربیتی اجلاس کا آغاز ہوا۔ پہلی تقریر مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نے کی جس میں موصوف نے تربیتی امور پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بھٹی معلم سیری نے تقریر کی۔ آخر پر مکرم صدر اجلاس نے قیمتی نصائح سے نوازتے ہوئے افراد جماعت کو مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم صدر اجلاس کی دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔

۲۴ اگست کو ہی بعد نماز عشاء احمدیہ مسجد ملاہڑی میں زیر صدارت مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد قادیان اجلاس کا آغاز ہوا تلاوت ونظم کے بعد مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نے تقریر کی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے اغراض ومقاصد بیان کرتے ہوئے تربیت کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں مکرم صدر اجلاس نے تربیتی لحاظ سے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنی نسلوں کی تربیت کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ اجلاس اختتام کو پہنچا۔ ۲۵ اگست کو جماعت احمدیہ روڑکی ہیراں میں مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے نماز جمعہ پڑھائی۔ موصوف نے خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کے قیام کے اغراض ومقاصد اور جماعت احمدیہ کی طرف سے خدمت اسلام کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے تمام افراد جماعت کو بڑھ چڑھ کر تبلیغی وتربیتی امور میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔

بعد نماز جمعہ تربیتی اجلاس مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم نائب ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے تقریر کی۔ موصوف نے بھی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دلائی اس کے بعد مکرم صدر اجلاس کے خطاب کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔ مضافات سے بھی افراد جماعت تشریف لائے۔

۲۵ اگست کو علاقہ پڈیالہ کا تبلیغی وتربیتی دورہ کیا گیا۔ جہاں پر دس گھر افراد جماعت کے ہیں اور اکثریت غیر از جماعت افراد کی ہے۔ مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد ونائب ناظر صاحب نے حضرت امام مہدی کی آمد کے اغراض ومقاصد بیان کئے اور افراد جماعت کو اپنی نسلوں کی تربیت کی طرف توجہ دلائی۔ ۲۶ راگست کو جماعت احمدیہ جھنڈیاں کا دورہ کیا گیا اور تربیتی امور کا جائزہ لیا گیا اور اس سلسلہ میں اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ اسی روز جماعت احمدیہ ریل ماجرا میں مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم نائب ناظر صاحب نے تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ صدر اجلاس کے خطاب کے ساتھ اجلاس اختتام کو پہنچا۔ سرکل پٹیالہ کی تمام تر جماعتیں چند سالوں سے ہی قائم ہوئی ہیں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام افراد جماعت کو استقامت عطا فرماتے ہوئے جماعت کے لئے فعال کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان بزرگان سلسلہ کے دورہ کے دوررس نتائج ظاہر فرمائے آمین

(نذیر احمد مشتاق سرکل انچارج پٹیالہ)

بڑوا سرکل پٹیالہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کامیاب انعقاد

مورخہ ۲۷ راگست کو بمقام بڑوا سرکل پٹیالہ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ کا بابرکت انعقاد ہوا جس میں مرکز احمدیت قادیان سے بزرگان سلسلہ نیز دیگر غیر مسلم معززین نے شرکت کی۔ اور ایسے جلسوں کے بار بار انعقاد پر

زور دیا۔مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد، مکرم ناظر صاحب دعوت الی اللہ بھارت، مکرم نائب ناظر صاحب اصلاح وارشاد کی آمد پر گلپوشی سے افراد جماعت نے استقبال کیا۔مکرم ناظر صاحب دعوت الی اللہ بھارت نے جینڈ سے تشریف لاکر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی جزاھم اللہ تعالیٰ۔مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد کی زیر صدارت ٹھیک اڑھائی بجے دوپہر پروگرام کا آغاز مکرم مولوی مظفر احمد صاحب مبشر معلم ملاہیڑی کی تلاوت کے ساتھ ہوا۔نظم عزیزم ردی خان آف ملاہیڑی نے خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم مولانا گیانی تنویر احمد صاحب خادم نے پنجابی میں سیدنا حضرت محمد ﷺ کی سیرت طیبہ کے عنوان پر، مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے بھی سیدنا حضرت محمد ﷺ کی سیرت طیبہ اور امن عالم کے سلسلہ میں تقریر کی۔اجلاس سے قبل مکرم موصوف نے پریس رپورٹرز کے سوالات کے جوابات دئے اور جماعت احمدیہ کا تفصیل کے ساتھ تعارف کرواتے ہوئے جماعت احمدیہ کی طرف سے امن عالم کے سلسلہ میں اسلام کی تعلیم کے مطابق مساعی کا بھی تفصیل سے ذکر فرمایا۔تیسری تقریر مکرم ڈاکٹر رامیش دت صاحب M.L.A حلقہ آنند پور صاحب نے کی موصوف نے ایسے پروگرام کے انعقاد پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔اسکے بعد علی الترتیب مندرجہ ذیل معززین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔مکرم بائی سلیند رسنگھ صاحب گوردوارہ چیڑ جمارا، مکرم سرور علی صاحب مادھووال، مکرم ڈاکٹر دلیش راج صاحب چیئر مین لینڈ مارکنگ بینک آنندپور صاحب، ڈاکٹر صاحب موصوف نے جماعت احمدیہ کی طرف سے ایسے خالص روحانی پروگرام منعقد کئے جانے پر شکریہ ادا کیا اور بار بار ایسے پروگرام کرنے کا اظہار کیا۔آخر پر مکرم وجے کمار صاحب سرپنچ بڑوا نے جماعت احمدیہ کا بڑوا میں ایسا روحانی پروگرام منعقد کرنے پر شکریہ ادا کیا اور آئندہ بھی ایسے پروگرام کے انعقاد پر بھرپور تعاون کا وعدہ کیا۔آخر میں مکرم صدر اجلاس نے اختتامی خطاب فرمایا اور جلسہ سیرت النبیؐ اپنے اختتام کو پہنچا۔مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد اور مکرم نائب ناظر صاحب نیز افراد جماعت بڑوا چیر جمارا، پٹھو نیز مکرم بلبیر سنگھ صاحب سرپنچ پٹھو ڈائیرکٹر ملک پلانٹ محالی نے بھرپور تعاون دیا۔اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور انکے اموال ونفوس میں برکت ڈالے اور اپنی رضا کی راہ نصیب کرے آمین۔سرکل پٹیالہ کی تمام جماعتوں سے کثیر تعداد میں افراد جماعت نے شمولیت اختیار کی۔کھانے کا تمام انتظام مقامی جماعت نے کیا تھا اللہ تعالیٰ انکے رزق میں برکت ڈالے اور اس جلسہ کے مثبت اور دوررس نتائج ظاہر فرمائے۔مکرم سیف خان صاحب پٹھو کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے جنہوں نے اس جلسہ کے تعلق سے بہت محنت کی۔ (نذیر احمد مشتاق سرکل انچارج پٹیالہ سرہند)

مجلس انصار اللہ لدھیانہ (پنجاب) کے شاندار اجتماع کا انعقاد

مورخہ 20.8.06 کو مرکزی انتظام کے تحت مجالس انصار اللہ سرکل لدھیانہ کا بمقام پمیں کلاں، مانسہ پنجاب میں اجتماع ہوا اور مرکزی نمائندگان میں سے مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الیٰ اللہ بھارت اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین اور مکرم عطاء الرحمٰن خالد صاحب مدرس جامعہ احمدیہ نے شرکت فرمائی۔جلسہ مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت کی صدارت میں شروع ہوا۔تلاوت قرآن کریم مکرم اکرم صاحب پیرزادہ صدر مالیرکوٹلہ اور نظم مکرم مولوی سجاد خان صاحب نے پڑھی بعدہ مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین اور مکرم مولانا عطاء الرحمٰن صاحب خالد نے تقاریر کیں اس کے بعد ایک اور نظم پیش کی گئی۔افتتاحی تقریب کے بعد تلاوت قرآن مجید، اذان، نظم خوانی اور تقاریر انصار اللہ کا مقابلہ ہوا اور باجازت صدر اجلاس محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین کے ہاتھوں انصار بزرگان نے انعامات حاصل کئے اور آخر پر صدر اجلاس نے اپنا خطاب فرمایا اور اجتماعی دعا کروائی اس موقعہ پر دوسری جماعتوں سے آئے مہمانان کیلئے پورے دن کھانے اور چائے کا انتظام تھا۔اور پورے سرکل سے پانچ صد سے زائد انصار، خدام، لجنات بچے بچیاں حاضر ہوئے اور لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ ہزاروں کی تعداد میں ''پمیں کلاں'' کے غیر مسلم احباب نے M.T.A کے مختلف پروگرام اور علماء کرام کی تقاریر سماعت کیں۔اور حاضرین میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی اور اس طرح یہ اجتماع بڑی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

(نسیم احمد طاہر سرکل انچارج لدھیانہ، پنجاب)

تقریب آمین

مورخہ 7 ستمبر 2006 کو بروز جمعرات پبلک اسکول جماعت احمدیہ رشی نگر کے صحن میں تقریب آمین منعقد ہوئی جس میں دو بچوں اور سات بچیوں کی گلپوشی کی گئی کیونکہ انہوں نے یسرنا القرآن مکمل کرلیا۔بچوں کی حاضری صدفی صد تھی بچوں میں مٹھائی وغیرہ بھی تقسیم کی گئی اس مقدس تقریب میں جو پروگرام پیش ہوا وہ تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ عزیزم مدثر گنائی قصیدہ عزیزم سیفلون عادل یوسف لون، نظم کورس کی شکل میں عزیزہ ثریا ظہور اور صدف ثمین نے پیش کی بعدہ اس تقریب کی پہلی تقریر ہوئی جو خاکسار ریاض احمد رضوان نے کی دوسری تقریر ماسٹر محمد حسین صاحب پڈر سیکرٹری تعلیم نے کی تیسری تقریر مولوی ایاز رشید صاحب عادل نے کی ان سب نے قرآن کی معرفت اور حقانیت پر مدلل تقاریر کیں اس کے علاوہ مکرم ناصر احمد شیخ قائد مجلس جماعت احمدیہ رشی نگر نے بھی ہماری معاونت اور رہنمائی فرمائی۔آخر پر مکرم الحاج عبد السلام لون نے صدارتی خطاب فرمایا اس طرح سے دُعا کے ساتھ اس مقدس تقریب کا اختتام ہوا۔

یسرنا القرآن مکمل کرنے والے بچوں اور بچیوں کے نام حسب ذیل ہیں

عاصف یونس گنائی۔ باور احمد شیخ۔ روبینہ داؤد۔ روحی جان۔ نصرت جان۔ سائمہ جان۔ وزیرہ جان۔ غزالہ مبارک۔ سیرت منظور۔ (ریاض احمد رضوان معلم سلسلہ رشی نگر)

امروہہ میں تربیتی اجلاس

مورخہ 20.6.06 کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں ایک تربیتی اجلاس مکرم جناب مظفر احمد صاحب ظفر استاد جامعہ احمدیہ قادیان کی صدارت میں منعقد ہوا۔جس میں مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب نے تلاوت کی۔خاکسار کی نظم خوانی کے بعد مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب نے تقریر کی۔محبوب احمد صاحب نے بھی نظم پڑھی۔آخر میں صدر اجلاس نے اپنے عمدہ خطاب سے حاضرین جلسہ کو نوازا دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔(عارف احمد خان غوری۔امروہہ)

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۶ء پر تشریف لانے والے احباب متوجہ ہوں

عیدالاضحیٰ یکم جنوری ۲۰۰۷ء کو متوقع ہے۔اگر ذیقعدہ کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو تو ۳۱ دسمبر کو بھی عید ہو سکتی ہے لہذا جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب نماز عیدالاضحیٰ قادیان میں ادا کر سکتے ہیں۔اس صورت میں انکو اپنی واپسی ریزرویشن ۲ جنوری کی کروانی ہوگی لیکن جو دوست عید سے پہلے گھر واپس پہنچنا چاہتے ہوں انکو ۲۹ دسمبر بروز جمعہ واپسی سفر اختیار کرنا ہوگا جبکہ شوریٰ کے نمائندگان کو یہ بھی خیال رکھنا ہے کہ ۲۹ دسمبر کو مجلس شوریٰ منعقد ہونی ہے جو شام تک جاری رہ سکتی ہے۔لہذا تمام پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے واپسی سفر کی ریزرویشن کروانی چاہئے۔(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Omaments
الیس اللہ بکاف عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact : Deco Builders
Shop No, 16, EMR Complex
Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16142:: میں عارف محمد بی ایم ولد ای علی کویا قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300/ روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایس ابراہیم　　العبد عارف محمد بی ایم　　گواہ شریف احمد

وصیت 16143:: میں رفیق احمد قمر ولد ڈاکٹر نصیر الدین قمر قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 26.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ سالانہ -/12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وحید الدین شمس　　العبد رفیق احمد قمر　　گواہ محمد انعام ذاکر

وصیت 16144:: میں فیروز احمد ندیم آف بانسرہ بنگال ولد شوکت علی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 28.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اکتوبر 05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ مجاہد احمد　　العبد فیروز احمد ندیم　　گواہ جاوید اقبال چیمہ

وصیت 16145:: میں سید حارث احمد ولد ڈاکٹر سید سعید احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ -/480 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کامران احمد　　العبد سید حارث احمد　　گواہ قریشی انعام الحق

وصیت 16146:: میں ناہید نیاز زوجہ محمد ایوب نیپالی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.10.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر بذمہ شوہر 20 ہزار روپے۔ نکاح ہوا ہے ابھی شادی نہیں ہوئی بوقت شادی جو بھی زیورات وغیرہ ہوں گے اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کروں گی۔ میرا گزارا آمد از خورد و نوش سالانہ -/3600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد ایوب نیپالی　　الامۃ ناہید نیاز　　گواہ محمد بشیر بھٹی

وصیت 16147:: میں نور عالم مامون ولد مقبول عالم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 21 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن سنگی ماڑی ڈاکخانہ سنگی ماڑی ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 22.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ -/2488 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عنایت اللہ منڈاشی　　العبد نور عالم مامون　　گواہ قریشی انعام الحق

وصیت 16148:: میں نذیر احمد کاٹھات ولد اللہ نور کاٹھات قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال تاریخ بیعت 1994 ساکن چٹاڑ (ساٹرہ) ڈاکخانہ چٹاڑ ضلع پالی صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 22.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ -/2626 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عنایت اللہ منڈاشی　　العبد نذیر احمد کاٹھات　　گواہ قریشی انعام الحق

وصیت 16149:: میں سکندر خان کاٹھات ولد پیاجی کاٹھات قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال تاریخ بیعت 1997 ساکن سوڈپورہ ڈاکخانہ ننانا ضلع پالی صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ -/2626 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ قریشی انعام الحق　　العبد سکندر خان کاٹھات　　گواہ عنایت اللہ منڈاشی

وصیت 16150:: میں ناصر احمد ملاّ ولد شوکت علی ملاّ آف بانسرہ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 27.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ -/2980 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اکتوبر 05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ مجاہد احمد　　العبد ناصر احمد معلم وقف جدید　　گواہ جاوید اقبال چیمہ

وصیت 16151:: میں محمد سلیمان خان کاٹھات ولد فراد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال تاریخ بیعت 1994 ساکن ضلع پالی ڈاکخانہ چٹاڑ، صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 22.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ -/3026 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت یکم اکتوبر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عنایت اللہ منڈاشی　　العبد محمد سلیمان خان　　گواہ محمد اسماعیل طاہر

باقی صفحہ اول

علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے الہاماً سکھلائیں۔ اللہ کرے ہم دُعائیں کرنے والے ہوں اور ہماری دُعائیں قبولیت کا درجہ پانے والی ہوں اور ہماری دُعائیں عارضی نہ ہوں یہ نہ ہو کہ جب ہم مشکل میں ہوں تو دُعائیں کرنے والے ہوں اور بے چینی کا اظہار کرنے والے ہوں اور جب اللہ تعالیٰ اس مشکل سے نکال دے تو نمازوں کا بھی خیال نہ رہے۔

ایک احمدی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہوا ہے وہ اس طرز کی زندگی نہیں گزارتا کہ کام نکل گیا تو اللہ کو بھول گیا ہماری دُعائیں مستقل رہنے والی دُعائیں ہونی چاہئیں۔ ہر بات میں ہماری نظر اللہ تعالیٰ کی طرف رہنی چاہئے مومن وہی ہے جس کی اللہ تعالیٰ کے انعاموں اور احسانوں پر نظر ہو اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والا ہوتا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کو اپنے انعاموں سے نوازتا رہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: میری سب جماعت ان لوگوں میں سے ہو جائے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور رات کو اُٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور جو بخیل اور ممسک اور دُنیا کے کیڑے نہیں۔

حضور نے فرمایا اب میں متفرق طور پر چند دُعائیں پیش کرتا ہوں پہلی دعا نیک اعمال بجالانے کی توفیق حاصل کرنے کیلئے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"رَبِّ اَوْزِعْنِی اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِی اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِی ذُرِّیَّتِیْ اِنِّی تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّی مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ " (احقاف:14)

ترجمہ:: اے میرے رب مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کرسکوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جس سے تو راضی ہو اور میرے لئے میری ذریت کی بھی اصلاح کردے یقیناً میں تیری ہی طرف رجوع کررہا ہوں۔ اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

دوسری دعا حضور نے صالح اولاد کے حصول کے متعلق بیان فرمائی۔ "رَبِّ هَبْ لِی مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَاءِ (آل عمران:31) یعنی اے میرے رب مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ ذریت عطا کر یقیناً تو بہت دعا سننے والا ہے۔

ایک دعا والدین سے حسن سلوک کے متعلق پیش کرتے ہوئے فرمایا: " رَبِّ ارْحَمْهُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا " (بنی اسرائیل:25)

یعنی اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی

ان کے علاوہ حضور انور ایدہ للہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دشمنان کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے بھی دعائیں پیش کیں۔ فرمایا ان دعاؤں کو میرے ساتھ دہراتے جائیں اور آمین کہتے جائیں۔ چنانچہ ان دعاؤں میں سے بعض ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

"رَبَّنَا افْتَح بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ " اے ہمارے رب ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرمادے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں میں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

"رَبِّ اِنِّی مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِر " یعنی اے میرے رب میں مغلوب ہوا جاتا ہوں پس تو ہی میرا انتقام لے

"فَافْرُق بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِیْنَ " یعنی ہمارے اور فاسق قوم کے درمیان فرق قائم کردے۔

"رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِن هَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُبِکَ رَبِّی اَنْ یَّحْضُرُوْنَ " یعنی تو کہہ کہ اے میرے رب شیطانوں کے وسوسوں سے پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے پناہ مانگتا ہوں اے میرے رب کہ وہ میرے قریب پھٹکیں۔

اسی طرح حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض دعائیں بھی پڑھ کر سنائیں جن میں خاص طور پر ایک دعا" اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِهِم وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِهِم "یعنی اے اللہ ہم تجھ کو ان کے سینوں میں رکھتے ہیں اور ہم ان کی شرارتوں سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

"یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِی عَلٰی دِیْنِکَ "یعنی اے دلوں کے پھیرنے والے مجھ کو تیرے دین پر قائم کر دے۔ اسی طرح حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض الہامی دعائیں پڑھ کر سنائیں۔

"یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ نَسْتَغِیْث" یعنی کے اے زندہ اور قادر و قیوم خدا ہم تیری رحمت کی فریاد کرتے ہیں۔ "رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ " یعنی اے میرے رب تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی اصلاح فرما۔

"رَبِّ فَرِّقْ بَیْنَ صَادِقٍ وَّکَاذِبٍ "یعنی اے میرے رب صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلا۔

آخر میں حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کے اس بابرکت مہینے میں مقبول دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو ہماری زندگیوں میں جاری چشمہ کی طرح محیط ہو جائے۔

بقیہ صفحہ 8

صاحب لگادیتی ہے اس لئے یہ فوجی کو بھی فوجی سان کہتے ہیں اس طرح اس کی عزت اور اپنے وقار میں اضافہ کرتے ہیں۔ آخر ہم ٹوکیو میں داخل ہوگئے دریائے سادا جو ٹوکیو کے بیچوں بیچ بہتا ہے۔ پھر ٹوکیو رینبو برج تو ایک شاہکار ہے اور پھر اونچی اونچی بلڈنگوں کا ایک سلسلہ شروع ہوا۔ اگر کوئی اور ملک ہوتا تو یہ عمارتوں کا جنگل نظر آتا مگر جاپانی قوم رنگوں اور روشنیوں کے امتزاج میں ایک نرالی شان رکھتی ہے ہر عمارت ہر گلی ہر محلہ اپنے رنگوں کے حسین امتزاج سے منفرد اور دلفریب نظر آتا ہے۔ یہ جاپانی زیبائش کا کمال ہے کہ ہر رنگ اور رنگوں کی ملاوٹ نظر کو بھلی اور دلفریب لگے۔ سمندر میں بھی عمارتوں کے جزیرے نظر آئے مگر اپنی سی انفرادیت اور خوبصورتی لئے ہوئے۔ سڑکوں کے اوپر سڑکیں یہاں تک کہ بعض جگہ اوپر تلے چار چار سڑکیں جارہی ہیں اس طرح ٹریفک کو جام ہونے سے بچایا گیا ہے۔ رات ہوٹل میں ٹھہرے اگلے دن شمع رخ انور کو لندن الوداع کہنے کے بعد مبشر صاحب ہمیں ٹوکیو شہر کی سیر کرانے لے گئے۔ بادشاہ کا خوبصورت محل اور اس کا ماحول، ٹوکیو ٹاور دکھانے کے بعد جب وہ ہمیں ٹوکیو کی مشہور گنزا اسٹریٹ لے گئے تو ہم حیرت سے گم ہوگئے۔ اور مجھے بار بار ایک پنجابی نظم جو غالباً انور مسعود کی ہے کا ایک شعر گنگنانا پڑا۔

"توں کی جانے بھولئے مجھیے انارکلی دیاں شاناں"

خوبصورت، صاف ستھری، روشنیوں سے دمکتی جاپان کی یہ انارکلی واقعی انارکلی ہے کہ اسے دیکھنے کے بعد لگتا ہے ہم نے دنیا دیکھ لی اور اس کی تعریف صرف اس شعر کے ذریعہ ہی کی جاسکتی ہے کہ

"توں کی جانے بھولئے مجھیے انارکلی دیاں شاناں"

اس سے بہتر الفاظ بن نہیں سکتے۔

مبشر صاحب نے رات اپنے ہاں ٹھہرایا اور صبح 16 مئی کو اس بس پر سوار کرادیا جو سیدھی ایئرپورٹ جارہی تھی۔ اور ہم جاپان ایئر کے بوئنگ 777 میں سوار ہوکر واپس جرمنی روانہ ہوئے۔

کہتے ہیں کہ گھر کی طرف آتے ہوئے ہر سواری جلدی پہنچ جاتی ہے اور پھر اب تو ہمارا سفر سورج کے ساتھ ساتھ تھا رستہ دیکھا بھالا تھا چنانچہ ہم دوپہر ایک بجے جاپانی وقت کے مطابق ٹوکیو سے اڑے تو جرمن وقت کیمطابق اسی دن شام چھ بجے فرنکفرٹ میں تھے گویا عام زبان میں پانچ گھنٹے بعد، مگر یہ ہم نہیں بتائینگے کہ دونوں جگہ کے وقت کا فرق سات گھنٹے ہے اس لئے کہ بارہ گھنٹے بتانے سے تھکاوٹ میں ہی اضافہ ہوگا گھر تو ہم پہنچ ہی چکے ہیں اس تکلف کی کیا ضرورت ہے۔ اس تمام سفر میں جو کچھ مجھے نظر آیا اس کا خلاصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ہی ایک شعر میں جو مولویوں کو مخاطب کرکے کہا گیا تھا عیاں تھا کہ:

تمہارے گھٹتے ہوئے ہیں سائے
ہمارے بڑھتے ہوئے ہیں سائے
ہماری قسمت میں یہ لکھا ہے
تمہاری قسمت میں وہ لکھا ہے

ضروری اعلان بسلسلہ نمائندگان شوریٰ جلسہ سالانہ قادیان

جیسا کہ اخبار بدر کے مسلسل اعلانات اور سرکلر لیٹر سے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کو اطلاع ہوچکی ہے کہ امسال بھی مجلس مشاورت جلسہ سالانہ قادیان کے معاً بعد 29 دسمبر کو منعقد ہونی ہے جس کے لئے جماعتوں کے چندہ دہندگان کی تعداد کی نسبت سے نمائندگان منتخب کرکے 30 اکتوبر تک نام بھجوانے کی تاکید کی گئی تھی لیکن تا حال بہت کم جماعتوں کی طرف سے نام موصول ہوئے ہیں۔ لہٰذا عہدیداران توجہ فرمائیں اور جلد انتخاب کرواکے نام بھجوادیں جزاکم اللہ۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت بھارت)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز — اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ — کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — فون 047-6213649

گولبازار ربوہ — 047-6215747

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers

(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
lbadrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 | Thursday | 19 October 2006 | Issue No. 42

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

حاصل مطالعہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور دیوبندی عالم علامہ شبیر احمد ازہر میرٹھی

علامہ شبیر احمد ازہر نے دار العلوم دیوبند سے دورحدیث کیا جہاں مولانا حسین احمد مدنی کے شاگرد رہے ندوۃ العلماء میں لمبے عرصہ تک بخاری کا درس دیا مسند احمد بن حنبل (اردو) اور بخاری کی مکمل شرح لکھی علامہ موصوف اپنی کتاب ''احادیث دجال کا تحقیقی مطالعہ'' کے صفحہ 132-133 پر تحریر کرتے ہیں.

''کفار یہود حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کرنے اور قتل کرا دینے کی تدبیروں میں لگ گئے تھے مگر جاں نثار حواریوں کا گروہ آپ کو تنہا نہ چھوڑتا تھا۔اس لئے یہودی غنڈوں کو آپ پر حملہ کرنے کا موقع نہ مل سکا تب بزرگان یہود نے اپنے حاکم پیلاطس رومی کو جو قیصر روم کا وائسرائے تھا آپ کے خلاف بھڑکانے کی سرتوڑ کوشش کی۔اسے باور کرایا کہ ہم تو جان و دل سے سرکار کے فرمانبردار اور وفادار ہیں لیکن مریم کا بیٹا یسوع (عیسی مسیح) جو بڑا جادوگر اور شعبدہ باز شخص ہے عوام کو آپ کے خلاف بغاوت پر آمادہ کررہا ہے۔وہ نہایت خطرناک شخص ہے اور اس لائق ہے کہ اسے سولی دے دی جائے۔

خیر الماکرین اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے رسول کو دشمنوں سے محفوظ رکھنے کی تدبیر فرمائی۔آپ سے چار باتیں کہیں۔تین خاص آپ کے متعلق اور ایک آپ کے پیروان کار کے متعلق جیسا کہ سورۂ آل عمران کے چھٹے رکوع کے آغاز میں ہے۔ارشاد ہوا ہے: اذ قال اللہ یعیسی انی متوفیک ورفعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ یعنی دشمنوں کے خلاف حضرت عیسی کیلئے جو خدائی تدبیر ہوئی تو اس لئے کہ اللہ نے فرمادیا تھا کہ اے عیسیٰ بے شک میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور تجھے اپنی طرف اٹھالینے والا ہوں اور تجھے پاک کردینے والا ہوں کفار سے اور روز قیامت تک تیرے پیرووٴں کو ان لوگوں کے اوپر رکھنے والا ہوں جنہوں نے تجھے نہ مانا یعنی کفار و یہود پر تیرے پیرووٴں کو دائمی غلبہ بخشنے والا ہوں۔

اس ارشاد میں پہلی بات انـی متوفیک ہے کہ میں تجھے وفات دینے والا ہوں یعنی تیرے دشمن نہ تجھے قتل کرسکیں گے نہ زندہ گرفتار کرسکیں گے ایسا ہی ہوا آپ نے دشمنوں کے ہاتھوں سے قطعاً محفوظ ہونے کی حالت میں وفات پائی۔حواریوں نے یہ دانائی کی کہ آپ کو کسی بے نشان جگہ دفن کردیا تاکہ یہود قبر ادھیڑ کر جسم پاک کی بے حرمتی نہ کرسکیں آپ کو دفن کرتے ہی دعوت حق کی خاطر سب اطراف واکناف میں منتشر ہوگئے دوسری بات یہ تھی کہ رافعک الی تجھے اپنی طرف اٹھالینے والا ہوں۔اللہ کا کسی بندے کو اپنی طرف اٹھالینا کنایہ ہے اس کے مرجانے اور انتقال کرجانے سے لیکن یہ کنایہ بس نیک وصالح بندوں کیلئے ہی مستعمل ہے۔ہم عربی زبان میں کہیں رفع اللہ فلا نا الیہ یا اردو میں کہیں اللہ نے فلاں کو اپنی طرف اٹھالیا تو مطلب یہ ہی ہوتا ہے کہ فلاں نیک آدمی کی دنیوی زندگی پوری ہوگئی وہ عالم دنیا سے رحلت کرکے جوار رحمت میں پہنچ گیا۔خود انتقال و رحلت بھی موت کے معنی میں نہیں ہیں بلکہ موت سے کنایہ ہیں۔پس انی متوفیک ورافعک الی دونوں کا مطلب ایک ہے۔دونوں موت سے کنایہ ہیں۔

فعل توفی کی اسناد قرآن کریم میں جہاں اللہ یا فرشتوں کی طرف ہوئی ہے تو وفات و موت کے معنی میں ہیں۔قرآن کریم میں حضرت عیسی کے تذکرہ میں فعل توفی دو جگہ آیا ہے سورۂ آل عمران کے چھٹے رکوع میں یعیسی انی متوفیک ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور سورہ المائدہ کے آخری رکوع میں ہے کہ قیامت کے دن عیسیٰ بن مریم اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے وکنت علیہم شہیدا مادمت فیہم فلما توفیتی کنت انت الرقیب علیہم یعنی میں اپنی امت پر نگراں تھا جب تک میں ان میں رہا پس جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تو ہی ان پر نگراں تھا۔لہذا انی متوفیک کا یہ معنی سمجھنا کہ میں تجھے زندہ جسم سمیت پر آسمان پر اٹھالینے والا ہوں غلط ہے اور حضرت عیسیٰ کو رفع کرنے کا ذکر بھی دو جگہ ہے۔سورۃ النساء رکوع ۲۲ میں یہود کی تردید کرتے ہوئے فرمایا وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ یعنی یقینی بات یہ ہے کہ انہوں نے عیسی بن مریم کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا۔اور سورۂ آل عمران میں ہے ورافعک الی سورۂ آل عمران میں فعل توفی و فعل رفع دونوں مذکور ہیں۔سورۃ النساء میں بس فعل رفع ہے اور سورۃ المائدہ میں بس فعل توفی ہے۔نیز سورۃ المائدہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو اپنی اہم نعمتیں یاددلاتے ہوئے یہ بھی فرمایا واذ کففت بنی اسرائیل عنک اذ جئتہم بالبینت فقال الذین کفروا منہم ان ہذا الا سحر مبین۔یعنی اے عیسیٰ میری یہ نعمت بھی قابل ذکر ہے کہ میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے باز رکھا۔ان کے دستہائے ظلم کو تیری طرف بڑھنے سے روکا جب تو ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آیا تو ان لوگوں نے کہا جنہوں نے ان میں سے کفر کیا کہ یہ تو بس صریح جادو ہے۔اس ارشاد حق کی روشنی میں ہم ایمان رکھتے ہیں کہ دشمنان مسیح اپنی خواہش و کوشش کے علی الرغم حضرت مسیح کو کوئی گزند وآزار نہ پہنچا سکے۔جیسے انہیں قتل کردینے اور سولی دے دینے کی کہانی قطعاً جھوٹی ہے، واجب الرد ہے۔اسی طرح انہیں گرفتار کرنے، قید و بند میں ڈالنے اور کانٹوں کا تاج پہنا کر تشہیر کرنے کی کہانی بھی جھوٹے لوگوں کی گھڑی ہوئی ہے۔افسوس کہ یہ سب جھوٹی کہانیاں عیسائیوں کی نام نہاد انجیلوں میں درج ہیں۔(نام کتاب: ''احادیث دجال کا تحقیقی مطالعہ'' مصنف: شبیر احمد ازھر میرٹھی، صفحات: 136، قیمت: 40 روپے، سن اشاعت: اپریل 2003، ناشر: فاوٴنڈیشن فار اسلامک اسٹڈیز M-96/A، 2nd فلور، ابو الفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی-۲۵ (مرسلہ: محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور، کرناٹک)

خلافت احمدیہ جوبلی کے سلسلہ میں

مقابلہ انعامی مقالہ جات

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے منظور فرمودہ پروگراموں میں سے ایک پروگرام یہ ہے کہ 2007 کے دوران خلافت احمدیہ کے عنوان پر تحقیقی مقالے لکھوائے جائیں اور ان میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعام دیئے جائیں۔چنانچہ جوبلی کمیٹی قادیان نے مختلف طبقات کو مدنظر رکھتے ہوئے درج ذیل تفصیل کے مطابق چھ عنوان اور انعامات کی رقم مقرر کی ہے جس کی سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت منظوری مرحمت فرمادی ہے۔

عنوان	طبقات
۱۔اسلامی خلافت کا تصور (خلافت کی اہمیت وضرورت)	اراکین مجلس انصار اللہ بھارت کیلئے
۲۔برکات خلافت، دین کے استحکام کے لحاظ سے (خلافت راشدہ اور خلافت احمدیہ کے دور کو ملحوظ رکھتے ہوئے)	اراکین مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کیلئے
۳۔برکاتِ خلافت، خوف کو امن میں بدلنے کے لحاظ سے (خلافت راشدہ اور خلافت احمدیہ کے دور کو ملحوظ رکھتے ہوئے)	ممبرات لجنہ اماء اللہ بھارت کیلئے
۴۔برکات خلافت اور قیام توحید	مبلغین کرام کیلئے
۵۔خلافت علیٰ منہاج نبوت کی بشارت اور خلافت احمدیہ کا قیام	معلمین کرام کیلئے
۶۔تنظیموں کے لحاظ سے خلافت ثانیہ کی برکات	اطفال وناصرات الاحمدیہ کیلئے

شرائط: ۱۔مقالہ کم از کم پچاس ہزار الفاظ پر مشتمل ہو
۲۔اطفال وناصرات کیلئے بیس ہزار الفاظ۔
۳۔مقالہ کھلا کھلا صاف اور خوشخط ہو اور کاغذ کے ایک طرف لکھا جائے
۴۔مقالہ بھجوانے کی آخری تاریخ 15 جولائی 2007 ہے۔
۵۔تمام مقالے صدر کمیٹی مقالہ جات مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد کے نام بھجوائے جائیں۔(موصولہ تمام مقالہ جات کو چیک کرکے نتائج نکالنے کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے)

انعامات: اطفال وناصرات کے مقالوں میں سے اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے کو -/7000 روپے اور دوم کو -/5000 روپے اور سوئم آنے والے کو -/3000 روپے انعام دیا جائے گا۔جبکہ دیگر پانچ طبقوں کے مقابلہ جات میں ہر طبقے میں اوّل دوم اور سوم آنے والے کو علی الترتیب -/9000 روپے۔ -/7000 روپے۔اور -/5000 روپے انعام دیا جائے گا۔

(صدر جوبلی کمیٹی قادیان)

☆☆☆